سبت بائبل اسباق

بڑوں کیلئے

2025

اپریل تا جون

حصّہ دوم

یوحنا کی معرفت خوشخبری

اچھا چرواہا بڑے پیار سے اپنی حفاظت میں

اپنے گلہ کی رہنمائی کرتا اور اُنہیں بچاتا ہے

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1-	مسیح، زندگی کی روٹی	5
2-	گلیل میں بحران	10
3-	مسیح عید خیام کی دعوت میں	15
4-	اس آدمی جیسا کوئی کلام پیش نہیں کرتا	20
5-	میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگاتا	26
6-	مسیح، دُنیا کا نور	31
7-	نُور کو رد کیا گیا یا چمکایا گیا؟	36
8-	مسیح اور ابرہام	41
9-	مسیح اور اندھا شخص	46
10-	روحانی اندھے پن کا سامنا کرنا	52
11-	مسیح، اچھا چرواہا	57
12-	مسیح اور لعزر	62
13-	قیامت اور زندگی	67

پیش لفظ

یوحنا کے مطابق انجیل کی تحریر باقی تینوں کے بعد کی ہے جو (Synoptic Gospell کہلاتی ہے) لیکن پھر بھی پہلی صدی کے اندر۔ اُنیسویں صدی میں بائبل کے نقادوں نے اس بات سے انکار کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسے 150 عیسوی سے پہلے لکھا گیا تھا۔ اس طرح اس حقیقت پر اختلاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یوحنا رسول مصنف تھا۔ ناسٹک ازم ایک مذہبی فلسفیانہ نظام تھا جنکا دعویٰ تھا کہ ایمان کی بجائے علم نجات کی کنجی ہے۔

ہمارے پاس شواہد ہیں جو تصدیق کرتے ہیں کہ یوحنا کے مطابق خوشخبری کا پیغام نہ صرف دوسری صدی کے پہلے نصف میں موجود تھا بلکہ اسکی کا پیاں پہلے ہی مصر میں پہنچ چکی تھیں اسلئے خوشخبری کا آغاز اس سے بہت پہلے کا ہے۔ یہی چوتھی انجیل کی ابتدائی اشاعت اور پھیلاؤ کا ٹھوس ثبوت ہے۔ نئے عہد نامہ کے مشہور عالم ایڈالف ڈیسمین نے اسکی تصدیق کی ہے۔

یوحنا کی تصنیف نہ صرف قدیم مسیحیوں کا خاص مقصد پورا کرتی ہے، اس نے روحانی رہنمائی، مدد اور حوصلہ افزائی کی ہے مسیح کے پیروکاروں کیلئے اور وہ بھی مختلف ادوار کے مختلف حالات میں۔

خدا نے روشنی دی ہے جو ہمارے لئے نئی ہے پھر بھی یہ پرانی روشنی ہے جو خدا کے کلام سے حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے پاس تو روشنی کی صرف ٹمٹماتی کرنیں ہیں جو ابھی ہمارے پاس آنے والی ہے۔ ہم اس روشنی سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر رہے جو خدا نے ہمیں پہلے ہی دے رکھی ہے۔ اس طرح ہم اضافی روشنی حاصل کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ ہم اس روشنی میں نہیں چلتے جو پہلے سے ہم پر چمکائی گئی ہے۔

ہم حکموں پر عمل کرنے والے لوگ کہلاتے ہیں لیکن خدا کی شریعت کے غیر معمولی اصولوں کو سمجھتے نہیں۔ بہت جو استاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں اس بات کا تصور بھی نہیں ہوتا کہ وہ خدا کی شریعت سکھانے میں کیا کر رہے ہیں کیونکہ اُنہیں زندہ یسوع مسیح کے بارے علم نہیں ہوتا۔

سبت،اپریل 2025,5

پہلے سبت کا چندہ پرد خرد کا (روس) میں عبادت گاہ کی تعمیر نو کیلئے

رقبے کے لحاظ سے روس دُنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کا رقبہ 6,612073.2 (17,125,191 مربع میل ہے) اس کی آبادی 147,000,000 ہے۔اس میں 180 قوموں کے لوگ آباد ہیں۔اُنکے مذاہب بھی مختلف ہیں۔سب سے اہم روسی آرتھوڈکس 41.1% ہیں۔مسیحی 6.3%،اسلام 6.5%،بُدھ مت 1.2%،عملاً نہ ماننے والے 25.2%،کافر 13% اور باقی کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

یہاں پر سیونتھ ڈے ایڈ وینٹسٹ ریفارم موومنٹ کا ابدی خوشخبری کا پیغام بہت مشکل حالات میں شروع ہوا۔ بہت سے ایمانداروں پر تشدد کیا گیا اور کچھ مصلوب ہوئے اور جی اُٹھے نجات دہندہ کیلئے اپنی زندگیاں بھی کھو بیٹھے۔

1990 کے آخر میں ایک کارکن اپنی بیوی کے ہمراہ وسطی روس میں مشنری کام کیلئے پہنچا۔اُنکی کوششوں اور دُعاؤں سے ایک گروہ قائم ہو گیا۔لیکن اُنکے پاس عبادت کی جگہ نہ تھی۔ 2006 میں اُنہیں ایک چھوٹا گھر ملا۔ یہ دیہاتی علاقے میں تھا جو ضلع بلگورڑ میں تھا۔ یہ ایک زرعی علاقہ تھا جس میں اناج، چقندر اور سورج مکھی اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔جنوب مشرقی علاقہ میں کرسک شہر میں لوہے کے وسیع ذخائر ملتے ہیں۔

خدا کے برکت سے معجزانہ طور پر بہت سی رکاوٹیں دور ہو گئیں اور ایک مکان خریدا گیا۔کام ترقی کرتا گیا اور بہت جلد یہ مکان عبادت گزاروں کیلئے چھوٹا پڑ گیا۔ چند سال پہلے حکومت کی طرف سے اجازت نامہ ملا کہ ہم عبادت گاہ تعمیر کر سکتے ہیں۔ بھائیوں نے بہت محنت کی ہے اور عطیات جمع کئے ہیں۔ لیکن اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دُنیا بھر سے خدا کو پیار کرنے والوں کی طرف سے سخی دل سے عطیات کی ضرورت ہے۔خدا اُس ہر دل کو برکت دے جو اس کی کامیابی میں مدد کرے تا کہ دُنیا کے اس علاقے میں بھی موجودہ سچائی کا پیغام کامیابی سے پھیلے۔

روس یونین سے پرد خرد کا کی کلیسیا سے آپکے بھائی

سبق نمبر 1   سبت، اپریل 2025,5

مسیح، زندگی کی روٹی

حفظ کرنے کی آیت: ''یسوع نے اُن سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں۔ جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔ یوحنا 35:6

ہم مسیح کا گوشت کھاتے ہیں جب ہم اُس پر اپنا نجات دہندہ ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔

اتوار   مارچ 30

1- عزت کی خواہش کیلئے جوش

الف۔ کھانا کھلانے کے معجزہ کے بعد لوگ کس بات کے قائل ہو گئے؟ یوحنا 14:6 اُنکی کیا خواہش تھی؟ یوحنا 15:6 (پہلا حصہ)

....

تمام دن قائیلیت مضبوط ہوتی گئی۔ یہ معجزہ اس بات کا یقین تھا کہ جس نجات دہندہ کی راہ وہ بہت دیر سے تکتے تھے اُنکے درمیان ہے۔ لوگوں کی اُمیدیں بڑھتی گئیں کہ یہ وہی ہے جو یہودیہ کو زمینی جنت بنائے گا جہاں دودھ اور شہد بہتا ہو۔ وہ ہر خواہش پوری کرسکتا ہے۔ وہ نفرت انگیز رومیوں کی طاقت کو توڑ سکتا ہے۔ وہ یہوداہ اور یروشلیم کو آزاد کروا سکتا ہے۔ جنگ میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کو شفا دے سکتا ہے۔ وہ پوری فوج کو کھانا مہیا کرسکتا ہے۔ وہ قوموں کو فتح کر کے سلطنت اسرائیل کے حوالے کرسکتا ہے۔

اپنے جوشیلے پن میں وہ فوری اُسے بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ اس قسم کی توجہ اور عزت کی اُسے کوئی خواہش نہ تھی۔ اس میں وہ کاہنوں اور حکمرانوں سے بالکل مختلف ہے اور اُنہیں خوف تھا کہ وہ کبھی بھی داؤد کے تخت پر نہیں بیٹھے گا۔ مشورہ کرنے کے بعد وہ چاہتے تھے کہ زبردستی اُسے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیں۔ اس بات پر شاگرد بھی لوگوں کے ساتھ مل گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ مسیح کی خاکساری تھی جس کے باعث اُس نے اس عزت کو ٹھکرا دیا۔ کاش لوگ اپنے نجات دہندہ کو سرفراز کریں۔ کاہن اور حکمران بھی اُسے عزت دینے کیلئے مجبور ہوں جسکے پاس خدا کا اختیار رہے۔

2- گمراہ کرنے کے جوش کا دعویٰ کرنا

الف۔ مسیح نے لوگوں کو اور شاگردوں کو اُسے زمینی تخت نشینی کی تجویز سے باز رکھنے کیلئے کیا کیا؟ یوحنا 15:6

....

شاگرد اور لوگ بڑے شوق سے اپنے مقصد کو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن مسیح کو معلوم تھا کہ وہ ایسا کر نہیں سکتے اور اس تحریک کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اب بھی کاہن اور حکمران اُس کی زندگی ختم کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ لوگوں کو اُن سے دور کر رہا تھا۔ اگر وہ اُسے تخت نشین کرنے کی کوشش کرتے تو تشدد اور بغاوت شروع ہو جاتی اور روحانی کام میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی۔ دیر کئے بغیر اس تحریک کو روکنا تھا اس لئے مسیح نے شاگردوں کو حکم دیا کہ وہ کشتی میں سوار ہو کر کفرنحوم کو چلے جائیں اور وہ خود لوگوں کو رخصت کر دے گا۔

مسیح نے اس سے پہلے کبھی کوئی ایسا حکم نہ دیا تھا جسے پورا کرنا ناممکن ہو۔ شاگردوں نے مدت سے مسیح کی تخت نشینی کی اُمید لگا رکھی تھی اور اس سلسلہ میں اپنے جوش کو ختم ہونا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ فسح کو منانے کیلئے جو لوگ جمع تھے وہ نئے نبی کو دیکھنے کے مشتاق تھے۔ لوگوں کیلئے مشکل ہو رہا تھا کہ وہ اپنی خواہش کو پورا ہوتے دیکھیں اور وہ ساحل پر مسیح کو اکیلا بھی نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے انتظام کے خلاف احتجاج کیا لیکن مسیح نے بڑے اختیار کے ساتھ اُن سے بات کی جو پہلے کبھی استعمال نہ کیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ مزید مخالفت کرنا بے کار ہوگا اس لئے خاموشی سے وہ سمندر کی طرف چل دیئے۔

ب۔ معجزہ کے ایک دن بعد بھیڑ نے کیا کیا؟ یوحنا 6:25-22

....

کھانا کھلانے کے معجزہ کی رپورٹ دور و نزدیک پھیل گئی اور اگلے دن صبح سویرے مسیح کو دیکھنے کیلئے بیت حسدا میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ وہ بڑی تعداد میں خشکی اور سمندر کے راستے سے آئے۔ گزرے دن جو اس سے جُدا ہو گئے تھے وہ بھی اس اُمید سے آئے کہ شاید مسیح ابھی وہاں ہوگا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشتی نہ تھی جس کے ذریعے وہ دوسری جانب جا سکتا۔ لیکن اُنکی تلاش بے کار ثابت ہوئی اور بہت سے اُسے کفرنحوم میں ڈھونڈتے رہے۔

اس دوران وہ ایک دن کی غیر حاضری کے بعد گینسرت پہنچ گیا۔ جیسے ہی اُنہیں معلوم ہوا کہ وہ پہنچ گیا ہے لوگ اُسے اُس علاقہ میں ڈھونڈنے لگے اور بیماروں کو چارپائیوں پر ڈال کر جہاں کہیں سُنا کہ وہ ہے وہاں لئے پھرے۔ مرقس 55:6

3- بہتر ارادے، الٰہی مدد

الف۔کشادہ دل سے لیکن فکرمندی کا کونسا پیغام مسیح نے بھیڑ کو دیا؟ یوحنا 26,27:6

....

مسیح نے اُنکے شوق کی تسکین نہ کی۔اُس نے افسوس کرتے ہوئے کہا،'تم مجھے اس لئے نہیں ڈھونڈتے کہ معجزے دیکھے بلکہ اس لئے کہ تم روٹیاں کھا کر سیر ہوئے۔وہ کسی اچھے ارادے سے اُسے تلاش نہیں کرتے تھے بلکہ اس لئے کہ وہ روٹی کھا کر سیر ہوئے بلکہ اُسکے ساتھ رہ کر وہ کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کرنا چاہتے تھے ۔نجات دہندہ نے اُن سے کہا 'فانی خوراک کیلئے محنت نہ کرو بلکہ اُس خوراک کیلئے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے۔دُنیاوی فائدہ کی تلاش نہ کرو'۔

ب۔خدا کے کاموں کے بارے یہودیوں نے مسیح سے کیا سوال کیا؟ یوحنا 28:6 مسیح نے کیا جواب دیا؟ یوحنا 29:6

....

لمحہ بھر کیلئے سُننے والوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوا۔اُنہوں نے کہا 'ہم کیا کریں کہ جس سے ہم خدا کے کام کر سکیں؟ وہ خدا کے سامنے اپنی سفارش کیلئے بہت سے بوجھل کام کر رہے تھے اور وہ کوئی نئی بات سُننا چاہتے تھے جس سے وہ زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔اُن کے سوال کا مطلب تھا کہ ہم کیا کریں کہ آسمان پر جانے کے حقدار بنیں۔مستقبل کی زندگی حاصل کرنے کیلئے ہمیں کتنی رقم ادا کرنی ہے۔

مسیح نے جواب دیا، یہ خدا کا کام ہے کہ آپ اُس پر ایمان لائیں جسے اُس نے بھیجا ہے۔آسمان کی قیمت مسیح ہے۔آسمان کی راہ خدا کے برّہ پر ایمان کے ذریعے ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔یوحنا 29:1

توبہ خود سے مسیح کی طرف تبدیل ہو جاتی ہے اور جب ہم مسیح کو حاصل کر لیتے ہیں تو وہ ہم میں رہتا ہے اور ہم میں اچھے کام ظاہر ہونگے۔

کاش خدا لوگوں کی مدد کرے کہ وہ محسوس کریں کہ بہت سنجیدہ کام کرنا باقی ہے۔گھروں میں، کلیسیاؤں میں اور دُنیا میں مسیح کے کام کرنے ہیں۔وہ کام کرنے کیلئے اکیلے نہیں۔فرشتے اُنکے مددگار ہیں اور مسیح اُنکا مددگار رہے۔

4- آسمان کی روٹی

الف۔ یہودیوں نے کونسا نشان مانگا اور اُنہوں نے کونسی تاریخی حقیقت کا ذکر کیا۔ یوحنا 30,31:6
مسیح نے آسمان سے روٹی کے بارے کیا کہا؟ یوحنا 32,33:6

....

یہودی موسیٰ کی تعظیم کرتے تھے کہ وہ اُنہیں مَن دیتا تھا۔ اب وہ اُنکی نظروں سے اوجھل ہو گیا جسکی بدولت کام مکمل ہوا۔ اُنکے والدین موسیٰ کے خلاف بڑبڑاتے تھے اور اُسکے الٰہی کام پر شک بلکہ انکار کرتے تھے۔ اب اُسی جذبے سے بچوں نے بھی اُسکو رد کر دیا جو اُنکے لئے خدا کا پیغام لے کر آیا تھا۔ پھر مسیح نے اُن سے کہا 'میں تم سے سچ کہتا ہوں موسیٰ نے تو وہ روٹی آسمان سے تمہیں نہ دی۔ مَن کا دینے والا اُنکے درمیان تھا۔ وہ مسیح خود تھا جس نے عبرانیوں کی بیابان میں رہنمائی کی اور روزانہ آسمان کی روٹی سے سیر کیا۔ آسمان سے روٹی ایک قسم کی اصلی روٹی تھی ۔ زندگی دینے والی روح جو لامحدود خدا کی طرف سے تھی اصل مَن تھا۔

ب۔ چونکہ اُنکا ذہن دُنیاوی روٹی پر تھا اس لئے اُنہوں نے کیا درخواست کی اور مسیح نے اُنہیں کیا بتایا؟ یوحنا 34-36:6

....

مسیح نے جو تشبیہ استعمال کی اُس سے یہودی واقف تھے۔ موسیٰ نے تو روح القدس کی تحریک سے کہا تھا کہ انسان صرف روٹی سے جیتا نہیں رہتا بلکہ ہر اُس لفظ سے جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے۔ یرمیاہ نبی نے کہا تھا 'تیرا کلام ملا اور میں نے اُسے نوش کیا اور تیری باتیں میرے دل کی خوشی اور خُرمی تھیں ۔ (یرمیاہ 16:15) ربی خود کہتے تھے کہ روٹی کھانے کے روحانی معنی یہ ہیں کہ شریعت کا مطالعہ کیا جائے اور اچھے کام کئے جائیں اور یہ بھی کہتے تھے کہ مسیحا آئے گا اور تمام اسرائیل کو کھانا کھلائے گا۔ نبیوں کی تعلیمات سے بھی صاف ظاہر تھا کہ کھانا کھلانے کے معجزہ کا مطلب روحانی سبق تھا۔ یہی سبق مسیح اپنے سُننے والوں کو ہیکل میں بتا رہا تھا۔ اگر وہ پاک کلام کو سمجھتے تو اُن الفاظ کو بھی سمجھتے جو اُس نے کہے کہ 'زندگی کی روٹی میں ہوں' ۔ ایک دن پہلے ہی اُس نے کمزور اور فکرمند بھیڑ کو کھلانا کھلایا تھا۔ جس طرح دنیاوی روٹی سے اُنہیں طاقت ملتی تھی اسی طرح مسیح سے اُنہیں روحانی طاقت حاصل ہونا تھی۔

جمعرات   اپریل 3

5- قیامت اور ابدی زندگی

الف۔ کونسے دو وعدے جن کا آپس میں قریبی تعلق ہے اُنکو دیئے گئے ہیں جو مسیح کے ساتھ یکسانیت رکھتے ہیں۔ اس طرح ہر گنہگار کیلئے اُمید کیسے ہے؟ یوحنا 6:40-37

....

جنہوں نے اُسے قبول کیا مسیح نے کہا ابدی زندگی پائیں گے۔ ایک بھی ضائع نہ ہوگا۔

جب تک آپ اتنے اچھے ہیں کہ خدا کے پاس آسکتے ہو اُس وقت تک دُشمن کے مشوروں کو مت سُنو۔ جب شیطان تمہارے گندے لباس کی طرف اشارہ کرے تو مسیح کے وعدہ کو دہراؤ 'جو کوئی میرے پاس آئے گا میں اُسے ہرگز نکال نہ دوں گا' یوحنا 6:37 دُشمن کو بتاؤ کہ یسوع مسیح کا خون تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ داؤد کی دُعا کو اپنی بناؤ 'زوفے سے مجھے صاف کر تو میں پاک ہوں گا' زبور 51:7

''اُٹھو اور اپنے باپ کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں راستے میں دور ہی سے مل جائیگا۔ اگر تم توبہ کیلئے اُسکی طرف ایک قدم بڑھاؤ گے تو وہ اپنے لامحدود پیار میں تم سے بغلگیر ہو جائیگا۔ اُسکا کان شرمسار روح کی پکار کیلئے کھلا ہے۔ خدا کو دل سے اُٹھا پہلا قدم معلوم ہے۔ دُعا کی کوئی پیشکش چاہے ہچکچاہٹ سے ہو، جسکے لئے آنسو نہ بہایا گیا ہو، کتنی ہی پوشیدہ ہو، کتنی کمزور ہو، خدا کیلئے سنجیدہ خواہش کو خدا کا روح خوش آمدید کہتا ہے۔ یہاں تک کہ دُعا کرنے سے پہلے اور دل کے اشتیاق کو دیکھا جانے سے پہلے مسیح کا فضل اُس کے فضل سے جو انسان کی روح پر کام کر رہا ہوتا ہے ملنے کیلئے تیار ہوتا ہے''۔

ب۔ ایمان نہ لانے والے یہودی کیوں بڑبڑائے اور مسیح پر ایمان لانے والوں کو مسیح نے کونسی بات دہرائی؟ یوحنا 6:51-41

....

جمعہ   اپریل 4

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- کھانا کھلانے کے معجزہ کے بعد مسیح کے پیروکاروں نے کیا منصوبہ بنایا؟

2- مسیح کے پیچھے آنے والی بھیڑ کا اصل مقصد کیا تھا؟

3- یوحنا 6:29 میں مسیح کے کہے ہوئے الفاظ کی تشریح کریں۔

4- روحانی زندگی کو بیان کرنے کیلئے مسیح نے کونسی مثال پیش کی؟

5- یہودی رہنماؤں نے مسیح کے خلاف اپنے حسد کا اظہار کیسے کیا؟

گلیل میں بحران

حفظ کرنے کی آیت: ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم ابنِ آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اُس کا خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں''۔ یوحنا 53:6

اصل ایمان وہ ہے جو سچائی کے ساتھ اپنی زندگی کے مقصد اور عمل کیساتھ یکساں نہ ہو جائے۔

اتوار اپریل 6

1- مسیح کے گوشت اور خون میں زندگی

الف۔ مسیح کے الفاظ کا مذہبی رہنماؤں پر کیا اثر ہوا؟ یوحنا 52:6 اپنے گوشت اور خون کے بارے مسیح نے کیا وضاحت کی؟ یوحنا 53-55:6

....

ربی ناراض ہو گئے۔ یہ آدمی ہمیں اپنا گوشت کھانے کیلئے کیسے دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے اُسکے الفاظ کو اسی طرح لفظی انداز میں سمجھا جس طرح نیکدیمس نے، جب اُس نے پوچھا کہ جب آدمی بوڑھا ہو جائے تو کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ یوحنا 4:3 اصل وہ مسیح کے الفاظ کو سمجھ تو گئے تھے لیکن وہ اُسے قبول کرنے کیلئے تیار نہ تھے۔ اُسکے الفاظ کی غلط تعبیر کر کے اُنہیں اُمید تھی کہ وہ لوگوں کو اُسکے خلاف حسد میں مبتلا کر دیں گے۔

ب۔ ابنِ خدا کے گوشت کھانے اور خون پینے کے اصل کیا معنی ہیں؟
یوحنا 56,57:6; ایوحنا 24:3; 12:5

....

مسیح کے گوشت کھانے اور خون پینے سے مُراد اُس کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرنا ہے یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ہم اُس میں کامل بن جاتے ہیں۔ اُس کے پیار کو تھامتے ہوئے، اُس پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم اُسکی فطرت کے حصہ دار بن جاتے ہیں۔ جیسے جسم کیلئے خوراک ہے ویسے ہی روح کیلئے مسیح کو ہونا ہے۔

2- خدا کا کلام

الف۔ مسیح نے مزید کن الفاظ سے اپنے الفاظ کے معنوں کی وضاحت کی؟ یوحنا 63:6

....

گوشت ہمیں فائدہ نہیں دے سکتا جب تک ہم اُسے کھائیں نہ اور جب تک وہ ہمارے جسم کا حصہ نہ بن جائے۔ اسی طرح مسیح کی ہمارے نزدیک کوئی قیمت نہیں جب تک ہم اُسے اپنا شخصی نجات دہندہ قبول نہ کرلیں۔ نظریاتی علم ہمارے کسی کام کا نہیں۔ ہمیں اُس پر پلنا ہے تاکہ اُسے دل میں بسالیں تاکہ اُسکی زندگی ہماری زندگی بن جائے۔ اُسکا پیار اُسکا فضل ہم سے مل جائے۔

مسیح کی زندگی جو دُنیا کو زندگی دیتی ہے اُس کے کلام میں ہے۔ اپنے کلام کے باعث ہی وہ بیماریوں سے شفا دیتا تھا اور بدروحوں کو نکالتا تھا۔ اپنے کلام کی بدولت ہی وہ سمندر کو ساکن کر دیتا تھا اور مُردوں کو زندہ کرتا تھا۔ وہ پرانے عہدنامہ کے نبیوں اور اساتذہ کی طرح کلام کرتا تھا۔ مکمل بائبل مسیح کا اظہار ہے۔ مسیح اپنے پیروکاروں سے طاقت پر ایمان چاہتا تھا جو کلام تھا۔ اپنے مالک کی طرح اُنہیں بھی خدا کے منہ سے نکلی ہر بات سے جینا تھا۔

ہماری جسمانی زندگی کھانے سے قائم رہتی ہے اور ہماری روحانی زندگی خدا کے کلام سے قائم رہتی ہے۔ ہر بشر کو خدا کے کلام سے زندگی حاصل کرنا ہے۔ جس طرح ہم نشوونما کیلئے کھاتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنے لئے خدا کا کلام لینا ہے۔ اس کیلئے ہمیں بائبل کا مطالعہ بڑی احتیاط سے کرنا ہے۔ ایک آیت کو لیں اور اُس پر تحقیق کریں کہ خدا نے اُس آیت میں کیا کہا ہے۔ ہمیں اُس وقت تک سوچنا ہے جب تک خدا کی بات کی سمجھ نہ آجائے۔

ب۔ یرمیاہ نبی اس تجربہ کو کس طرح بیان کرتا ہے؟ یرمیاہ 16:15

....

اگر ہم کلام کے مطابق خدا کو لیں تو ہم اُسکی نجات حاصل کریں گے۔ ہمیں خدا کے کلام کو حاصل کرنا ہے، اُسے کھانا ہے اور کلام کے باعث زندہ رہنا ہے۔ یہ خدا کے بیٹے کا گوشت اور خون ہے جسے ہمیں کھانا اور پینا ہے۔ ایمان کے ذریعے اُسکی روحانی خصوصیات حاصل کریں۔

3- نئ کلیسیا میں بحران

الف۔ مسیح کے الفاظ نے اُسکے اپنے شاگردوں کو کیوں مشتعل کر دیا اور ہمارے لئے یہ آگاہی آج کیسے ہے؟ یوحنا 60,61,65,66:6

....

آزمائش بہت بڑی تھی۔ اُن لوگوں کا جوش جو زبردستی اُسے بادشاہ بنانا چاہتے تھے ٹھنڈا پڑ گیا۔ ہیکل میں اُس کے مکالمہ نے اُنکی آنکھیں کھول دیں۔ اُنہیں دھوکہ نہ رہا۔ اُس کے اعتراف نے بتا دیا کہ وہ مسیحا نہیں ہے جس سے کوئی زمینی مفاد حاصل ہو۔ اُنہوں نے اُسکی معجزات کی طاقت کو خوش آمدید کہا لیکن وہ اُسکی ذاتی قربانی سے ہمدردی نہ رکھتے تھے۔ جس روحانی بادشاہت کا اُس نے ذکر کیا تھا اُس سے اُنہیں کوئی سروکار نہ تھا۔ غیر سنجیدہ اور خودغرض لوگوں نے اُسکی پرواہ نہ کی۔ اگر وہ رومیوں سے آزادی نہ دلا سکے تو پھر اُس کا کوئی فائدہ نہیں۔

سچائی کے کلام سے بھوسہ گندم سے علیحدہ کیا جا رہا تھا۔ بہت سے اپنی راستبازی پر فخر کرتے تھے، دُنیا سے پیار کرتے تھے اور انکساری کی زندگی کو قبول نہیں کرتے تھے اس لئے مسیح سے جدا ہو گئے۔ آج بھی بہت سے ایسا ہی کر رہے ہیں۔ شاگردوں کی طرح کفرنحوم کی ہیکل میں اُن کی بھی آزمائش ہو رہی ہے۔ جب سچائی دل میں اُترتی ہے تو اُنہیں اپنی زندگیاں خدا کی مرضی کے مطابق نہیں لگتیں۔ وہ اپنے آپ میں مکمل تبدیلی چاہتے ہیں لیکن خود انکاری کا کام اپنے ذمہ نہیں لیتے۔ اس طرح جب اُنکے گناہ ظاہر ہوتے ہیں تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ وہ اُن شاگردوں کی طرح جنہوں نے مسیح کو چھوڑ دیا ناراض ہو جاتے ہیں۔

ب۔ جب وہ شاگرد مسیح کو چھوڑ گئے تو اُس نے 12 سے کیا پوچھا؟ یوحنا 67:6۔ آج ہم پطرس کے فہیم جواب کو کس طرح بیان کر سکتے ہیں؟ یوحنا 68,69:6

....

نیکی اور بدی کی رپورٹ سے، اندھیرے کے ذریعے، شیطان کی تمام ایجنسیوں کے ذریعے راستبازی کا سورج خاموشی سے چمکتا ہے، بدی کو ڈھونڈ نکالتا ہے۔ گناہ کی روک تھام کرتا ہے۔ حلیم اور شرمسار کی تجدید کرتا ہے۔ اَے خدا ہم کس کے پاس جائیں؟ ابدی زندگی کا کلام تو تیرے پاس ہے۔

4- شاگردوں سے دُشمنی تک

الف۔ جو مسیح سے منہ موڑ لیتے ہیں اُنہیں ہم عام طور سے کیا کہتے ہیں؟ ایوحنا 19:2 ان بگڑے شاگردوں کی کونسی مایوس کن حیثیت ہوئی؟

....

جب وہ بدخواہ شاگرد مسیح سے دور ہو گئے تو ایک مختلف روح نے اُن پر قابو پالیا۔ جس میں وہ بہت دلچسپی دیکھتے تھے اُس میں کوئی دلکشی نہ تھی۔ وہ اُسکے دشمنوں کو تلاش کرتے تھے کیونکہ اُنکی روح اور کام اب اُن جیسا تھا۔ وہ اُسکے کلام کی غلط تعبیر کرتے تھے اور اُسکی ہر تحریک کو رد کر دیتے تھے۔ وہ ایسا راستہ اختیار کئے ہوئے تھے کہ ہر بات اُس کیخلاف ہو۔ اس سے اشتعال پیدا ہوتا تھا اور اُسکی زندگی خطرے میں رہتی۔

ب۔ جو نفسانی لحاظ سے سُنتے تھے اُن کے ذہنوں سے کیا واقعہ ہوتا تھا؟ رومیوں 17,18:16

....

تعریف اور چاپلوسی باعث خوشی ہو سکتی ہے لیکن سچائی کو خوش امدید نہیں کہا جاتا۔ وہ اسے سُن نہیں سکتے۔ جب بھیڑ پیچھے چلتی ہے، بڑی جماعتوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے تو کامیابی کے لئے اُنکی اُونچی آوازیں سُنی جاتی ہیں۔ لیکن جب روح القدس اُنکے گناہوں کو ظاہر کرتا ہے اور ترک کرنے کیلئے کہتا ہے تو وہ سچائی سے منہ موڑ لیتے ہیں اور مسیح کے ساتھ نہیں چلتے۔

ج۔ مسیح کو چھوڑ جانے والوں کے علاوہ کون دلی طور پر اُسکے دشمنوں کے ساتھ مل گئے اور اس نیم دلی کے اتحاد نے کیا ظاہر کیا؟ یوحنا 70,71:6

....

ہیکل میں مسیح کے زندگی کی روٹی کے مکالمے نے یہوداہ کی تاریخ کا نقطۂ انقلاب تھا۔ اُس نے دیکھا کہ مسیح دنیاوی چیزوں کی بجائے روحانی نیکی کا درس دیتا ہے۔ اُس نے محسوس کیا کہ وہ مسیح سے بہت دور ہے اور اس طرح مسیح کی تعظیم نہیں ہوگی اور وہ اپنے پیروکاروں کو کوئی اعلیٰ عہدہ نہیں دے گا۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ مسیح سے اتحاد نہیں کرے گا بلکہ دور ہو جائیگا۔ وہ سوچتا رہا۔

اُس وقت سے اُس نے شکوک کا اظہار کرنا شروع کیا جس سے شاگردوں میں اُلجھن پیدا ہو گئی۔ اُس نے کشمکش پیدا کی، دلائل کو دہرایا جس سے حکمران اور فریسی مسیح کے دعویٰ کیخلاف ہو گئے۔ خوشخبری کے راستے میں مشکلات اور رکاوٹیں پیدا ہو گئیں۔ یہوداہ نے سچائی کیخلاف شہادت کا کام کیا۔

جمعرات اپریل 10

5- غدار کی شناخت کرنا

الف۔ وضاحت کریں یہوداہ نے کونسی خصلت اپنائی۔ یوحنا 12:6-4; امثال 3:32

....

یہوداہ کلام سے ایسے حوالے پیش کرتا تھا جنکا مسیح کی سچائیوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان سے شاگرد اُلجھن میں پڑ جاتے اور اُنکی حوصلہ شکنی میں اضافہ ہوتا جس سے وہ پہلے سے دباؤ میں تھے۔ یہوداہ انکو اس طرح پیش کرتا تھا جیسے وہ بڑا فرض شناس ہو۔

ب۔ کونسا وعدہ مستحکم ہے بیشک گلیل جیسا بحران بھی پیدا ہو جائے۔ رومیوں 8:28

....

جب مسیح نے آزمائش کیلئے سچائی پیش کی تو اُسکے بہت سے شاگرد لوٹ آئے، وہ جانتا تھا کہ اُس کے الفاظ کا نتیجہ کیا ہوگا لیکن اُسے رحم کے مقصد کو پورا کرنا تھا۔ اُس نے جانچ لیا تھا کہ آزمائش کے وقت سب کا سخت امتحان ہوگا۔ گتسمنی میں اُسکی مصیبت، اُس سے دھوکا بازی اور اُسکی مصلوبیت اُنکی صداقت کا امتحان ہوگا۔ اس سے پہلے اُنکی آزمائش نہ ہوئی تھی۔ جو صرف خودغرضی کے باعث جدا ہوئے تھے اُن سے مل جائیں گے۔ جب مالک کی عدالت میں پیشی ہو رہی تھی بہت سے اُسے حقارت سے دیکھتے تھے۔ جب بھیڑ اُسے مصلوب کرنے کیلئے پکار رہی تھی، جب اُنکی دنیاوی خواہشات کیلئے مایوسی ہوئی تو خودغرض مسیح کے ساتھ اپنی وفاداری کو ترک کر کے شاگردوں کیلئے ٹھوکر کا باعث بنے۔ تاریکی کی گھڑی میں اُسکو چھوڑ جانے والوں کو دیکھ کر اور بھی اُنکے ساتھ مل گئے ہونگے۔ اس بحران کے دوران مسیح کی ذاتی حاضری سے وہ اپنے سچے پیروکاروں کے ایمان کو مضبوط کر سکا۔

جمعہ اپریل 11

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- ہمیں ابنِ آدم کا گوشت کیسے کھانا ہے اور خون کیسے پینا ہے؟

2- مسیح پر نظر رکھنا سے کیا مراد ہے؟

3- کچھ مسیح کے الفاظ کی وجہ سے ناراض کیوں ہو گئے؟

4- بعد میں اُنہوں نے کیا کیا اور یہ ہمارے لئے آگاہی کیسے ہے؟

5- اس کے بعد یہوداہ کی روحانی حالت بیان کریں اور اس کا کیا اثر تھا؟

سبق نمبر 3 سبت، اپریل 2025,19

مسیح عیدِ خیام کی دعوت میں

حفظ کرنے کی آیت: ''اور لوگ اُسکی تعلیم سے حیران تھے کیونکہ اُسکا کلام اختیار کے ساتھ تھا''۔ لُوقا 32:4

مسیح روحوں کی ضروریات سے واقف تھا۔ دولت، غرور اور نمائش دل کو مطمئن نہیں کر سکتی۔ ''اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آئے۔ امیر، غریب، اعلیٰ و ادنیٰ سبکو بلاہٹ ہے۔ وہ بوجھل ذہنوں کو آرام اور مایوس دلوں کو تسلی دے سکتا ہے۔

اتوار اپریل 13

1- مسیح کی گھریلو زندگی

الف۔ مسیح کو اپنے گھر میں کس سنجیدہ چیلنج کا سامنا تھا؟ یوحنا 5:7

....

ابتدائی زندگی میں ہی مسیح نے اپنے کردار کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیا۔ اپنے والدین کا پیار اور عزت اُسے خدا کے کلام کی تابع فرمانی سے جدا نہیں کر سکتی تھی۔ لکھا ہے اُسکے خاندان کے مختلف رسم و رواج کے خلاف اُسکے پاس دلائل تھے۔ لیکن ربّیوں کے اثر نے اُسکی زندگی کو کرخت بنا رکھا تھا۔ اپنی نو عمری میں ہی اُس نے خاموشی، صبر اور برداشت کا سبق سیکھا۔

اُسکے بھائی، یوسف کے بیٹے ربّیوں کا ساتھ دیتے تھے۔ وہ بضد تھے کہ روایات پر عمل کرنا خدا کا مطالبہ ہے۔ وہ انسانی احکام کو خدا کے کلام سے افضل سمجھتے تھے۔ وہ مسیح کی غلط اور سچی بات کی صاف مداخلت سے ناراض ہو جاتے تھے۔ خدا کی شریعت کی فرمانبرداری کو وہ ضد تصور کرتے تھے۔ ربّیوں کو جواب دینے کیلئے وہ اُس کے علم اور فہم پر حیران ہوتے تھے۔ اُنہیں معلوم تھا کہ اس نے معلّموں اور ذہین لوگوں سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ پھر بھی وہ سمجھتے تھے کہ وہ اُن کیلئے استاد ہے۔ وہ یہ بھی تسلیم کرتے تھے کہ اُس کی تعلیم اُنکی طرزِ تعلیم سے اعلیٰ تھی۔ لیکن وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ اُس کی زندگی کے درخت تک رسائی ہے، علم کا منبع جس سے وہ ناواقف تھے۔

2- یوسف کے بیٹے

الف۔عیدِ خیام کی دعوت سے پہلے مسیح کے بھائیوں نے کیا مشورہ دیا؟ یوحنا 3,4:7

....

مسیح کے بھائی خیال کرتے تھے کہ قوم کے بڑے اور عالم لوگوں سے الگ ہونا غلطی تھی۔ وہ محسوس کرتے تھے کہ یہ آدمی صحیح ہیں اور مسیح انکی مخالفت کر کے غلطی کر رہا ہے۔لیکن وہ اُسکی بے داغ زندگی کے گواہ تھے اور وہ اُسکے کاموں سے متاثر تھے۔گلیل میں اسکی شہرت لوگوں کی خواہش کے مطابق تسکین دہ تھی۔اُنہیں اُمید تھی کہ وہ فریسیوں کو قائل کر لے گا جو کچھ بھی وہ تھا۔کیا ہوا اگر وہ مسیحا، اسرائیل کا شہزادہ تھا۔وہ اس پر فخر کرتے تھے۔

اُسکے بھائیوں نے اُسے مشورہ دیا کہ وہ یہودیہ کو چلا جائے تاکہ جو کام تو کرتا ہے اُنہیں تیرے شاگرد بھی دیکھیں۔کیونکہ کوئی ایسا نہیں جو مشہور ہونا چاہے اور چُھپ کر کام کرے۔اگر تو یہ کام کرتا ہے تو اپنے آپکو دنیا پر ظاہر کر۔وہ اُس پر ایمان نہیں لائے تھے۔وہ کہتے تھے کہ اگر اُسے معلوم ہے کہ وہ مسیحا ہے تو وہ پوشیدہ کیوں رہے۔اُسے یروشلیم جانا چاہیے اور جو کام گلیل میں کئے یروشلیم میں کرے۔وہ کہتے تھے اپنے عظیم کام جاہل کسانوں اور ماہی گیروں کیلئے کرو۔مرکز میں جاؤ، کاہنوں اور حکمرانوں کی تائید حاصل کرو۔قوم کے ساتھ متحد ہو جاؤ اور نئے بادشاہ کو قائم کرنے میں مدد کرو۔

ب۔مسکین ہی ہمیشہ مسئلہ کا شکار ہوتا ہے؟ زبور 14:86

....

جو لوگ نمائش کے آرزومند ہوتے تھے مسیح کے بھائی اُن کے حق میں دلیلیں دیتے تھے۔اس روح کو حکمرانی کی روح کہتے ہیں۔وہ اسلئے ناراض تھے کیونکہ مسیح نے دُنیاوی تخت حاصل کرنے کی بجائے اپنے آپکو زندگی کی روٹی کہا۔وہ بہت مایوس تھے جب اُسکے بہت سارے شاگرد اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔اُنہوں نے خود بھی اُس سے منہ موڑ لیا تاکہ صلیب کے کاموں کو جو وہ ظاہر کرتا تھا قبول کرنے سے بچ جائیں کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا تھا۔

3- مسیح کے بارے مباحثہ

الف۔ مسیح کے بارے کونسی متضاد آرا (رائے) نے جنم لیا؟ یوحنا 11,12:7

....

جہاں کہیں یہودی تتر بتر ہوکر گئے یروشلیم سے مسیح کے معجزات کی خبریں پھیل گئیں۔ بیشک کئی مہینوں تک وہ عید سے غیر حاضر رہا اُس میں دلچسپی کی کمی نہ ہوئی۔ بہت سے دُنیا کے حصوں سے اُسے دیکھنے کیلئے آئے۔ عید کے شروع میں اُسکے متعلق بہت سی معلومات حاصل کی گئیں۔ فریسی اور حکمران اُسکی تلاش میں تھے تاکہ وہ آئے اور وہ اُسکی مذمت کریں۔ وہ پوچھتے تھے وہ کہاں ہے؟ لیکن کسی کو معلوم نہ تھا۔ کاہنوں اور حکمرانوں کے خوف سے کسی کی جرات نہ تھی کہ اُسے مسیحا کہے۔ پھر بھی ہر جگہ اُس کے متعلق خاموشی سے تکرار ہوتی تھی۔ بہت سے اُس کا دفاع کرتے تھے کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا تھا جبکہ بہت سے اُسے دھوکے باز کہتے تھے۔

ب۔ اپنے متعلق مباحثے کو مسیح نے کیسے خاموش کروایا؟ یوحنا 18:7-14; لُوقا 32:4

....

عید کے درمیان جب اُسکے متعلق ہلچل عروج پر تھی وہ مجمع کی موجودگی میں ہیکل میں داخل ہوا۔ عید سے غیر حاضری کی وجہ سے یہ سوچا گیا کہ وہ کاہنوں اور حکمرانوں کی طاقت کے سامنے حاضر نہیں ہوتا۔ اُسکی موجودگی پر سب حیران ہوگئے۔ سب آوازیں خاموش ہوگئیں۔ سب اُسکی عظمت اور ہمت پر دشمنوں کے درمیان حاضری پر حیران تھے کیونکہ وہ اُسکی جان کے پیاسے تھے۔ پھر اُس نے مجمع کے درمیان کھڑے ہوکر اس طرح خطاب کیا جو اس سے پہلے کبھی کسی نے نہ کیا تھا۔ اُسکے کلام میں اسرائیل کی شریعت کا علم تھا، قربانیوں کا اور نبیوں کی تعلیمات کا جو کاہنوں اور ربیوں کی تعلیم سے کہیں اعلیٰ تھا۔ اُس نے ظاہر داری اور روایات کو توڑ دیا۔ مستقبل کی زندگی کا منظر اُسکے سامنے کشادہ تھا۔ ایسا، جیسا کسی نے اندیکھا دیکھا ہو اُس نے زمین کی اور آسمان کی بات کی، انسانی اور الٰہی گفتگو کی۔ اُسکے الفاظ واضح اور قائل کرنیوالے تھے۔ جس طرح کفرنحوم میں لوگ اُسکی تعلیمات سے حیران تھے کیونکہ اُسکا کلام اختیار کیساتھ تھا۔ (لُوقا 32:4)

شریعت اور پیشگوئیوں کے بارے اُسکے علم پر سب حیران تھے۔

4- پاک ہستی کے خلاف نفرت

الف۔ مسیح نے ربّیوں کے بارے کیا محسوس کیا اور اُن سے کیا سوال کیا؟ یوحنا 19:7

....

مسیح نے ربّیوں کو اپنی الوہیت کا ثبوت دیا کہ وہ اُنکے دلوں کے خیالات کو معلوم کر سکتا تھا۔ بیت حسدا پر مسیح کی دی گئی شفا کے بعد وہ اُسکی موت کا منصوبہ بنا رہے تھے۔اس طرح جس شریعت کا وہ دفاع کرتے تھے اُسی کو توڑ رہے تھے۔ اُس نے کہا 'کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی تھی، پھر بھی تم اُس پر عمل نہیں کرتے؟ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو؟

ب۔ مسیح کو اپنے جواب میں بتایا کہ وہ اُس پر کیا الزام لگاتے ہیں اور اُس نے سچائی سے واپس کیا جواب دیا؟ یوحنا 7:23-20

....

اس بات کے بارے کہ اُسکے معجزات بدروح کی بدولت ہوتے ہیں مسیح نے کوئی جواب نہ دیا۔ اُس نے بتایا کہ بیت حسدا کی شفا سبت کی شریعت کے مطابق تھی۔اسکی تصدیق (تعبیر) یہودیوں نے بھی شریعت کے بارے کی ہے۔موسیٰ نے تمہیں ختنہ کے بارے میں کہا اور تم سبت کے دن ختنہ کرتے ہو کیونکہ شریعت کے مطابق ہر بچہ کا ختنہ آٹھویں دن ہونا چاہیے۔اگر مقررہ وقت سبت کا دن ہو تو رسم کو ادا کرنا چاہیے۔شریعت کی روح سے اور کتنا کچھ ہونا چاہیے جو انسان کو رتی بھر بھی سبت کیلئے کامل بنا دے۔

ج۔ مسیح کی اگلی آگاہی کی بڑی اہمیت کی وضاحت کریں۔ یوحنا 24:7

....

حکمران خاموش ہو گئے اور بہت سے لوگوں نے کہا، 'کیا یہ وہی نہیں جسے وہ مارنے کیلئے ڈھونڈتے ہیں؟ دیکھو وہ کتنی دلیری سے گفتگو کرتا ہے اور وہ اُسے کچھ نہیں کہتے۔کیا حکمران سچ جانتے ہیں کہ یہ مسیح ہے؟ مسیح ظاہری صورت کو نہیں دیکھتا نہ ہی آدمیوں کی طرح عدالت کرتا ہے۔ وہ انسان کو اُسکی حیثیت، قابلیت، تعلیم یا حیثیت کو نہیں دیکھتا وہ کہتا ہے 'میں اُس آدمی کو ڈھونڈتا ہوں جو غریب ہو، شرمسار روح رکھتا ہو اور میرے کلام سے کانپتا ہو'۔

جمعرات   اپریل 17

5- انسانی بمقابلہ الٰہی عدالت

الف۔ پاک کلام اس دنیا کے معاشرے کی ذہنی حالت کو کیسے بیان کرتا ہے؟ جیسے اکثر قدیم زمانہ میں اور خصوصاً آج کے زمانہ میں؟ یسعیاہ 14,15:59

....

بدی کی تنظیمیں متحد ہو کر مضبوط ہو رہی ہیں۔ وہ آخری بڑے بحران کیلئے مضبوط ہو رہی ہیں۔ بہت جلد ہماری دُنیا میں بڑی تبدیلیاں ہونیوالی ہیں اور آخری تحریکیں تیزی سے ہونگی۔ دشمن انصاف میں بگاڑ پیدا کرنے اور انسان کے دلوں میں خودغرضی کی خواہش پیدا کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ فاقہ کش انسان کی پکاریں خدا کے سامنے پہنچ رہی ہیں۔ ہر قسم کا تشدد اور استحصال انسانی قسمت کیلئے اکٹھا ہو رہا ہے۔

ب۔ اس افراتفری میں ہم خدا کے راستوں پر بھروسہ کیسے کر سکتے ہیں؟ یسعیاہ 8,9:55

....

محدود انسانی ذہن لامحدود کے مشوروں پر عمل کرنے کے قابل نہیں، نہ ہی اُسکے مقاصد کو پوری طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اکثر وہ اپنی غلطی سے آسمانی پیغام کو دھندلا سا سمجھ پاتے ہیں۔ بہت کم لوگوں کے ذہن یہاں تک کہ خدا کے خادموں کے بھی انسانی مشوروں، روایات یا انسانوں کی غلط تعلیم کی وجہ سے خدا کی بڑی چیزوں کو جو خدا نے اپنے کلام میں ظاہر کی ہوئی ہیں تھوڑا سا سمجھنے کے قابل ہیں۔

خدا کا اپنے بچوں کیلئے کمال کا نمونہ انسان کی بلند ترین سوچ سے بھی بلند ہے۔ اُس نے اپنی پاک شریعت میں اپنے کردار کا نمونہ دیا ہے۔

جمعہ   اپریل 18

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- مسیح کی پرورش کے گھر کا ماحول بیان کریں۔
2- جس طرح کا روّیہ مسیح کے بھائیوں کا دکھایا گیا ہے آج کیسے دہرایا جاتا ہے؟
3- مسیح کے متعلق کونسی متضاد رائے پھیل گئیں؟
4- مسیح کی جانب ربّیوں کا روّیہ بیان کریں۔
5- خدا اور انسان کے درمیان راستوں کا موازنہ کریں۔

سبق نمبر 4　　　　　　　　　　سبت، اپریل 26 ,2025

اس آدمی جیسا کوئی کلام پیش نہیں کرتا

حفظ کرنے کی آیت: ''پیادوں نے جواب دیا کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا''۔ یوحنا 46:7

سچائی کا تصور اور تعریف کا انحصار ذہن پر نہیں دل پر ہوتا ہے۔ سچائی کو دل میں حاصل کرنا چاہیے کیونکہ اسکی تعظیم کا دعویٰ ارادے پر ہوتا ہے۔

اتوار　　　　　　　　　　اپریل 20

1- مسیح میں لوگوں کی دلچسپی

الف۔ مسیح کو کھلے عام تبلیغ کرتے دیکھ کر اور سُن کر چند یہودیوں نے کیا پوچھا؟ یوحنا 25,26:7

....

مسیح کو سُننے والے کئی جو یروشلیم میں رہتے تھے اور جنکو اُس کے خلاف حکمرانوں کے منصوبے کا علم تھا محسوس کرتے تھے کہ کسی مزاحمت نہ کرنے والی طاقت سے وہ اُس کی طرف کھچے چلے جا رہے تھے۔ وہ قائل ہوتے جا رہے تھے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔

ب۔ شیطان نے حکمرانوں پر کیسے اثر کیا کہ وہ شک پیدا کریں؟ یوحنا 27:7

....

شیطان شک پیدا کرنے کیلئے تیار بیٹھا تھا۔ اس لئے مسیحا اور اُس کی آمد کے بارے باطل تصورات سے راستہ تیار ہو گیا۔ عام تصور تھا کہ مسیح بیت لحم میں پیدا ہو گا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ غائب ہو جائیگا۔ اُسکی دوسری ظاہری صورت کے بارے کسی کو علم نہیں ہو گا کہ وہ کدھر سے آیا۔ بہت سے تھے جو تصور کرتے تھے کہ مسیحا کا انسانیت سے قدرتی طور پر کوئی رشتہ نہ ہو گا۔ یہ بھی ایک مشہور تصور تھا کہ مسیحا کا جلال ناصرت کے مسیح کے مساوی نہ ہو گا۔ بہت سے تھے جنہوں نے اس رائے پر توجہ دی۔ اس کے باوجود کہا جاتا تھا ہم اس آدمی کو جانتے ہیں کہ وہ کہاں کا ہے۔ لیکن جب مسیح آئیگا تو کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں سے آیا۔

2- کینہ ور منصوبوں کو روک دیا گیا

الف۔اُن سُننے والوں میں جن پر شک تھا، مسیح نے اُنکے خیالات کو پڑھ کر کیا کہا؟ یوحنا 28:7

....

کچھ شک میں مبتلا تھے اور کچھ ایمان لانا چاہتے تھے، مسیح نے اُنکے خیالات کو پڑھ کر جواب دیا 'تم دونوں مجھے جانتے ہو کہ میں کہاں کا ہوں اور میں خود سے نہیں آیا اور جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے جسے تم نہیں جانتے۔ بہت سے دعویٰ کرتے تھے کہ اُنہیں علم ہے مسیح کہاں سے آیا۔لیکن وہ اس سے قطعاً ناواقف تھے۔اگر وہ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارتے تو وہ اُسکے بیٹے کو بھی جانتے جب اُسکا اظہار اُنکے سامنے کیا گیا۔

ب۔مسیح کو رد کرنے کے دلائل کم تھے، یہودی رہنماؤں نے اُسے خاموش کرنے کی کیسے کوشش کی؟ یوحنا 30:7 (پہلا حصہ) وہ اُسے گرفتار کیوں نہ کر سکے؟ یوحنا 30:7 (آخری حصہ)

....

''سُننے والے مسیح کے الفاظ کو سمجھ نہ سکے۔صاف طور پر یہ اُسی دعویٰ کو دہرایا گیا تھا جو کئی ماہ پہلے سینہیڈرن کی موجودگی میں کیا گیا تھا جب اُس نے اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہا تھا۔اُس وقت حکمرانوں نے اُسکی موت کو وسعت دی لیکن اب وہ اُسے پکڑنا چاہتے تھے۔لیکن ایک اندیکھی قوت نے اُنہیں روکا، اُنکے غصہ کی ایک حد مقرر کی اُنہیں یہ کہہ کر تم ایک حد تک جاسکتے ہو، اس سے آگے نہیں''۔

ج۔بعض نے مسیح پر اپنے ایمان کا اظہار کیسے کیا اور مسیح کے ساتھ لوگوں کی ہمدردی دیکھ کر حکمرانوں نے کیا منصوبہ بنایا؟ یوحنا 31,32:7

....

فریسیوں کے رہنما جو بڑی بے قراری سے واقعات کا جائزہ لے رہے تھے اُنہوں نے ہجوم میں ہمدردی کا اظہار دیکھا۔سردار کاہنوں کی طرف فوراً گئے اور اُسے گرفتار کرنے کے منصوبے پیش کئے۔تاہم اُنہوں نے منصوبہ بنایا کہ اُسکو اُس وقت پکڑا جائے جب وہ اکیلا ہو۔وہ اُسے لوگوں کی موجودگی میں پکڑنے کی جرات نہیں رکھتے تھے۔

3- دعوت

الف۔عید کے آخری دن مسیح نے گناہوں سے فکرمند روحوں کیلئے کونسی مثال کا استعمال کیا؟ یوحنا 37,38:7

....

خدا کے کلام کو حاصل کرنے والا دل ایسا تالاب نہیں جس میں سے بخارات نکلتے رہتے ہیں نہ ٹوٹا ہوا حوض ہے جس میں سے سب کچھ نکل جاتا ہے۔وہ اُس پہاڑی ندی کی طرح ہے جس میں نہ ختم ہونے والے چشمے بہتے ہیں اور پیاسے اور بوجھ سے دبے کو تازگی دیتے ہیں۔وہ اُس دریا کی طرح ہے جو مسلسل بہتا رہتا ہے اور جیسے آگے بڑھتا ہے گہرا اور چوڑا ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ اُس کا پانی تمام زمین پر پھیل جاتا ہے۔اُسکے کناروں کی گھاس سرسبز اور شاداب ہوتی ہے۔پھول بکثرت ہوتے ہیں۔

اسی طرح خدا کے بچے ہیں۔مسیح کا مذہب اہم، جان بخش اصولوں، زندہ کام کرنی والی روحانی طاقت ظاہر کرتا ہے۔جب سچائی اور پیار کے آسمانی اثر سے دل کھُل جاتا ہے تو یہ اصول ویران جگہ میں بہتی ندی کی طرح ہوتے ہیں جس سے پھل پیدا ہوتے ہیں اور وہ بھی اس جگہ جہاں زمین بنجر ہو۔

مسیح کہتا ہے‘اگر کوئی پیاسا ہو اور گناہ کے رجحانات سے آزادی چاہتا ہو تو میرے پاس آ کر پیئے‘۔ یوحنا 37:7

ب۔اس مثال کو مزید کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟ یوحنا 39:7

....

’’مسیح نے خوشخبری کی سچائی کے اصول بتائے۔اُسکی تعلیمات سے ہم اُس خالص ندیوں سے پی سکتے ہیں جو خدا کے تخت سے بہتی ہیں‘‘۔

ہمیں ایک زندہ مذہب کی ضرورت ہے۔ایک واحد شخص جو دل سے فرض شناس ہو جسکے دل کا رابطہ خدا کے ساتھ ہو، جو مسیح کیلئے پُر جوش ہو تو وہ ہمیشہ کیلئے ایک طاقتور اثر چھوڑے گا۔وہ نیچی، میلی اور آلودہ ندی سے نہیں پیئے گا بلکہ خالص اور پہاڑ کے مخزن سے پیئے گا۔وہ کلیسیا کیلئے ایک نئی روح اور طاقت ثابت ہوگا۔جب پریشر بڑھے گا تو خدا اپنی کلیسیا کو پوشیدہ اور سنجیدہ سچائیوں سے بھریگا جن پر وہ ایمان رکھتے ہیں۔آسمان سے روح القدس اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو دشمن کیخلاف برتری نصیب کریگا۔ خدا نے اپنی سچائی سے پیار کرنیوالوں اور حکموں پر عمل کرنیوالوں کیلئے فتوحات کا بڑا ذخیرہ رکھا ہوا ہے۔

4- کلام جو کسی نے نہ کیا ہو

الف۔ مسیح کی زندگی کے پانے کی بات سے بعض نے کیا نتیجہ اخذ کیا اور کیوں؟ یوحنا 40:7 (استثنا 15:18 سے مقابلہ کریں)

....

ب۔ بعض اُمید سے متحرک ہو گئے اوروں نے کیسا ردِ عمل ظاہر کیا؟ یوحنا 7:44-41

....

ج۔ افسروں نے حکمرانوں سے کیا حکم وصول کیا؟ یوحنا 45:7 وہ اُنہیں مسیح کو گرفتار کرنے کا کیوں نہ کہہ سکے؟ یوحنا 46:7

....

عید کے آخری دن کاہنوں اور حکمرانوں نے افسروں کو حکم دیا کہ وہ مسیح کو گرفتار کریں لیکن وہ اُسکے بغیر واپس آ گئے۔ اُنہوں نے بڑی ناراضگی سے پوچھا تم اُسے لیکر کیوں نہیں آئے؟ اُنہوں نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا، اس آدمی کی طرح کبھی کسی نے کلام نہیں کیا۔

اُنکے دل بڑے سخت تھے لیکن اس جواب سے اُنکے دل نرم ہو گئے۔ جب وہ ہیکل میں کلام کر رہا تھا تو اُسکے نزدیک ہو گئے تا کہ کوئی ایسی بات ڈھونڈ سکیں جو اُس کے خلاف کام دے سکے۔ کلام سُنتے وہ اس مقصد کو بھول گئے جس کیلئے آدمی بھیجے تھے۔ وہ بے ہوش آدمیوں کی طرح کھڑے تھے۔ مسیح نے اپنے آپکو اُنکی روحوں میں ظاہر کیا۔ کاہنوں اور حکمرانوں نے دیکھا کہ انسانیت روحانی جلال سے بھری تھی۔

مسیح نے الٰہی سچائی کو بتانے کیلئے فطری چیزوں کا استعمال کیا جن سے وہ واقف تھے۔ اسطرح انکا دل اچھے بیج کو حاصل کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔ اُسنے اپنے سُننے والوں کو محسوس کروایا کہ اُسکی دلچسپیاں اُنکے ساتھ ہیں۔ اُسکا دل اُنکی خوشیوں اور غموں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ اُسکی ذہانت اور طاقت اُنکے بہت عزت دار ربّیوں سے زیادہ تھی۔ مسیح کی تعلیمات سادہ اور تعظیم سے بھری تھیں جسے اس سے قبل وہ ناواقف تھے۔ اُنکی رضا کارانہ تعریف یہی تھی، اس آدمی کی طرح کبھی کسی نے کلام نہیں کیا'۔ لوگ بڑی خوشی سے اُسکی باتوں کو سُنتے تھے لیکن کاہن اور حکمران جو سچائی کے محافظ تھے خود غلط کار تھے اسلیئے مسیح کی باتوں کے باعث اُسکے خلاف تھے کیونکہ اُسنے بڑے ہجوم کو اُن کی بجائے اپنے پیروکار بنا لیا تھا تا کہ زندگی کی روشنی حاصل کریں۔ یہودی قوم اُنکے زیرِ اثر روحانی کردار کو پہچاننے میں ناکام ہو گئی اور نجات دہندہ کو رد کر دیا۔

جمعرات اپریل 24

5- ایک سنجیدہ متلاشی پختگی کی طرف

الف۔سردار کاہن اور فریسیوں نے افسروں کو کیسے جھڑکا؟ یوحنا 7:49-47

....

ب۔اس کے بعد نیکدیمس سے گفتگو بیان کریں۔رات کے وقت مسیح کیساتھ اس کی گفتگو میں بڑھوتی کے بارے بتائیں جو باب 3 میں ہے۔ یوحنا 7:52-50

....

نیکدیمس نے سچ اپنے دل میں چھپایا اور تین سال تک کوئی پھل دکھائی نہ دیا۔نیکدیمس نے عوام کے درمیان مسیح کو تسلیم نہیں کیا تھا لیکن سینہیڈرن کی کونسل میں اُس نے کاہنوں کے اُسے مارنے کے منصوبے کو دبائے رکھا۔

رات کی گفتگو جو باب 3 میں ہے مسیح کے ساتھ وہ رائیگاں نہ گئی۔اُسکے ذہن میں قائیلیت تھی اور دل میں اُسنے مسیح کو قبول کرلیا تھا۔گفتگو کے بعد اُسنے سنجیدگی سے پرانے عہدنامہ سے تحقیق کی اور سچائی کو دیکھا۔

اُس نے بڑا ذہین سوال کیا تھا اور کونسل کے سامنے اُسکی تعریف بھی ہوتی اگر وہ دُشمن سے دھوکہ نہ کھا گئے ہوتے۔ وہ حسد سے اس قدر بھرے ہوئے تھے کہ یسوع ناصری کے حق میں دلائل چاہے کتنے قائل کرنے والے ہوں اُن کیلئے بھاری تھے۔نیکدیمس کو جواب ملا کیا تو بھی گلیلی ہے؟ تحقیق کرو کہ گلیل سے کبھی کوئی نبی پیدا نہیں ہوا۔

کاہن اور حکمران دھوکہ کھا گئے کیونکہ شیطان چاہتا تھا یہ یقین کرتے کہ مسیح گلیل سے ہی آیا تھا۔چند جنکو معلوم تھا کہ وہ بیت لحم میں پیدا ہوا تھا خاموش رہے تاکہ جھوٹ اپنی طاقت نہ کھو بیٹھے۔

جمعہ اپریل 25

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- مسیح نے لوگوں کی توجہ اور عزت کو اپنی طرف کیوں کھینچا؟

2- یہودی حکمرانوں نے کس طرح مسیح کو روکنے کی کوشش کی؟

3- عید کے آخری دن مسیح نے عوام سے کیا اپیل کی؟

4- اس کے نتیجہ میں کونسی بڑی کشمکش شروع ہوئی؟

5- جن لوگوں کو میں جانتا ہوں اُنکا سوچ کر مجھے نیکدیمس کے بارے کیا سوچنا چاہیے؟

سبت، مئی 3 ,2025

پہلے سبت کا چندہ دُنیا بھر کیلئے

آج با موقع پیغام گونجتا ہے۔

ہماری کلیسیاؤں میں مشنری روح کی تجدید کی ضرورت ہے۔کلیسیا کے ہر ممبر کو مطالعہ کرنا چاہیے کہ خدا کے کام کی کیسے مدد کی جائے،مقامی طور پر بھی اور غیر مما لک میں بھی۔ جتنا کام ہونا چاہیے تھا شاید اس کا ہزارواں حصہ ہو رہا ہو۔کارکنوں کو نئی جگہوں میں جانا چاہیے۔کھُلے میدان کام کیلئے موجود ہیں۔جو بے غرضی سے مالک کا کام کریں گے فرشتے اُن سے تعاون کریں گے۔

مسیح کی کلیسیا زمین پر مشنری کام کیلئے منظّم کی گئی تھی۔اور خدا چاہتا ہے کہ پوری کلیسیا ایسے طریقے بتائے جن سے اعلیٰ وادنیٰ اور امیر اور غریب سچائی کا پیغام حاصل کریں۔سب باہر کے مما لک میں خدمت کیلئے نہیں بلائے جاتے لیکن سب دُعاؤں کے ذریعے اور تحائف دے کر مشنری کام میں مدد دے سکتے ہیں۔

ایک امریکی کاروباری جو بڑا سنجیدہ مسیحی ہے اپنے ساتھی کارکن کے ساتھ بات کرتے بتاتا ہے کہ وہ دن میں 24 گھنٹے کام کیا کرتا تھا۔اپنے کاروباری تعلقات میں وہ خدا کی نمائندگی کرتا تھا اور دوسروں کو اُس کیلئے لاتا تھا۔دن کے وقت میں کام کرتا تھا اور رات کے وقت میں نے چین میں ایک آدمی رکھا ہوا ہے جو اُس کیلئے کام کرتا ہے۔

وہ مزید بتاتا ہے کہ جوانی میں مَیں بُت پرست لوگوں کے پاس جایا کرتا تھا۔لیکن میرے باپ کی وفات کے بعد مجھے اُسکا کاروبار سنبھالنا پڑا تا کہ خاندان کی کفالت کرسکوں۔اب میں خود نہیں جاتا بلکہ ایک مشنری کی مدد کرتا ہوں۔میرا کارکن چین کے ایک صوبے میں ہے۔اس طرح رات کو نیند کے دوران میں اپنے نمائندے کے ذریعے مسیح کیلئے کام کرتا ہوں۔

آسمانی بنک میں جمع کرنے کا اب سب سے زیادہ موقع ہے۔ بعد میں شاید دیر ہو جائے۔ مسیح کے بغیر روحیں ہلاک ہو رہی ہیں اور سچائی کے بغیر بھی۔خدا نے ہمیں کافی روشنی دی ہے تا کہ پوری دُنیا میں پھیلائیں۔

سخی دل سے مدد کریں۔خدا آپکو اور آپکے تحفہ پر برکت دے۔شکریہ!

جنرل کانفرنس شعبہ سبت سکول

میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگا تا

حفظ کرنے کی آیت: '' مَیں بھی تجھ پر حکم نہیں لگا تا۔ جا۔ پھر گناہ نہ کرنا'' یوحنا 11:8

مسیحی پیار تنقید کرنے میں سست، ندامت کی شناخت میں تیز، معاف کرنے کیلئے تیار، آوارہ کو پاکیزگی کی طرف لانے والا اور اپنے قدم قائم رکھنے والا ہوتا ہے۔

اتوار اپریل 27

1- مسیح کیلئے ایک پھندا

الف۔ جب مسیح ہیکل میں تعلیم دے رہا تھا تو فقیہوں اور فریسیوں نے کیا کیا؟ یوحنا 8:3-2

....

....

مسیح کی تعلیم میں مداخلت کی گئی۔ فقیہوں اور فریسیوں کا ایک گروہ اُس کے پاس آیا جو ایک عورت کو گھسیٹتے ہوئے اس کے پاس لائے جس پر تشدد کیا گیا تھا۔ سخت اور سرگرم آوازوں میں اُس پر الزام لگاتے ہوئے کہا اس نے ساتویں حکم کو توڑا ہے۔

ب۔ شریعت کی تعظیم ظاہر کرتے ہوئے فریسیوں نے مسیح سے کیا سوال کیا؟ اور اُنکا اصل ارادہ کیا تھا؟ یوحنا 8:6-4 (پہلا حصہ)

....

....

ظاہری تعظیم میں اُس کی بربادی کا منصوبہ چھُپا ہوا تھا۔ اُنہوں نے اُس پر الزام لگانے کا موقع ڈھونڈ لیا یہ سوچتے ہوئے کہ وہ جو بھی فیصلہ کرے گا وہ اس پر الزام لگا دیں گے۔ اگر وہ اسے بے گناہ چھوڑ دے تو اُس پر موسیٰ کی شریعت سے نفرت کا الزام لگایا جائے گا۔ اگر وہ اُسے موت کی سزا دے تو اُس پر الزام ہو گا کہ یہ اختیار صرف رومیوں کے پاس ہے۔

2- اصل تصویر ظاہر ہوگئی

الف۔ مسیح نے فریسیوں کے جھوٹ کا جواب کیسے دیا؟ یوحنا 6:8 (آخری حصہ)

....

مسیح نے ایک لمحہ کیلئے منظر کو دیکھا، مجرم کانپ رہی تھی، سخت دل معززین انسانی ترس سے خالی تھے۔ مسیح کے چہرے سے پاکیزگی دکھائی دیتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ معاملہ اُس کے سامنے کیوں لایا گیا۔ اُس کے سامنے جتنے بھی تھے اُنکے دلوں اور کرداروں کو وہ جانتا تھا۔ وہ انصاف کے محافظ تھے لیکن خود شکار کو گناہ میں دھکیلتے تھے تاکہ مسیح کیلئے پھندا تیار کریں۔ کوئی اشارہ نہ تھا کہ اُس نے اُنکا سوال سُنا ہے۔ وہ جھک گیا اور زمین پر نظریں جمالیں اور کچھ لکھنے لگا۔

ب۔ مسیح نے کیسے ظاہر کیا کہ الزام لگانے والے بے گناہ نہ تھے۔ پھر اُنہوں نے کیا کِیا؟ یوحنا 8:9-7

....

الزام لگانے والوں کو شکست ہو چکی تھی۔ اُنکی ظاہرداری کی پاکیزگی کا لباس پھٹ چکا تھا۔ وہ لامحدود پاکیزہ کے سامنے مجرم کی طرح کھڑے تھے۔ وہ کانپ رہے تھے کہ کہیں اُنکی چھُپی ہوئی بدکاریاں ہجوم کے سامنے ظاہر نہ ہو جائیں۔ وہ ایک ایک کر کے سر اور آنکھیں نیچی کئے ہوئے وہاں سے چلے گئے اور اُنکا مجرم ترس کھانے والے نجات دہندہ کے سامنے تھا۔

ج۔ عام طور سے مسیح الزام لگانے والوں کیلئے جو الفاظ استعمال کرتا ہے ہمیں کیا سیکھنا چاہیے؟ لُوقا 42:6

....

جنکو چند چیزوں میں نقص نظر آتا ہے وہ قبل از وقت ہی اُنکی تجدید کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ اُنکو غلطی کرنے والوں کی جگہ چُن لینا چاہیے۔ وہ اُن کارکنوں کے کاموں کی قدر نہیں کرتے جبکہ دوسرے اُن پر تنقید کرتے ہیں۔ اپنے اعمال کے بارے وہ کہتے ہیں 'میں بڑی چیزیں کر سکتا ہوں۔ میں کام کو کامیابی سے آگے بڑھا سکتا ہوں۔ اُن کیلئے جو کہتے ہیں کہ اُنہیں معلوم ہے کہ غلطیوں کو کس طرح درست کرنا ہے اُن کیلئے یہ ہے، 'عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے' (متی 1:7) کچھ نکات پر آپ غلطیوں سے گریز کر سکتے ہیں لیکن دوسروں پر آپ بھاری غلطی کر سکتے ہیں جس کا درست کرنا مشکل ہو اور کام میں اُلجھن ہو۔ یہ غلطیاں زیادہ نقصان دہ ہو سکتی ہیں بہ نسبت اُنکے جو آپکے بھائیوں نے کی ہیں۔

3- ایک غیر متوقع عمل

الف۔ جب الزام لگانے والے چلے گئے تو مسیح نے عورت سے کیا سوال کیا اور اُس نے اُسکی زندگی کو متاثر کرنے کیلئے حالات کو کیسے سنبھالا؟ یوحنا 10,11:8

....

عورت مسیح کے سامنے چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔ اُسکے الفاظ نے 'جو تم میں بے گناہ ہے وہی پہلے اُسکے پتھر مارے، عورت کو سزائے موت کی طرح معلوم ہوئے۔ اُسے اپنی آنکھیں اُٹھانے کی جرات نہ ہوئی۔ اُسنے دیکھا کہ اُس پر الزام لگانے والے بغیر کچھ کہے چلے گئے۔ پھر اُمید کے الفاظ اُس کے کانوں تک پہنچے' میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگاتا۔ جا۔ پھر گناہ نہ کرنا۔ اُسکا دل موم ہو گیا۔ مسیح کے قدموں میں گر کر وہ سسکیاں لینے لگے اور زار و قطار رو کر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔

یہ اُس کیلئے نئی زندگی کا آغاز تھا۔ پاکیزہ اور امن کی زندگی۔ یہ عظیم معجزہ جسمانی بیماریوں سے شفا پانے سے بڑا تھا۔ اُس نے روحانی مرض کا علاج کیا جسکا نتیجہ ابدی موت تھا۔ یہ خاتون اُس کی مضبوط پیروکار بن گئی۔ اس غلط کار عورت کیلئے دنیا کے پاس صرف الزام لگانا اور حقارت تھی۔ ایک ترس کھانے والے نے اُسکی مدد کی۔ فریسی ملزم ٹھہرے۔

اس عورت کو معاف کرنے کے عمل نے مسیح کے کردار اور اُسکی کامل راستباز زندگی کو چمکا دیا۔ وہ گناہ میں تخفیف نہیں کرتا نہ جرم کے شعور میں کمی کرتا ہے، اُسکی مرضی کسی کی مذمت کرنا نہیں ہوتی بلکہ بچانے کی ہوتی ہے۔ اس عورت کیلئے جس نے غلطی کی دُنیا کے پاس طعنہ اور حقارت کے سوا کچھ نہ تھا لیکن مسیح نے اُس کیلئے تسلی اور اُمید کے لفظ کہے۔

ب۔ مسیح کے بچانے والے فضل کے اثر کی وضاحت کریں۔ لُوقا 37-40,47,48:7

....

مسیح ہر ایک کے حالات کو جانتا ہے۔ گنہگار کا جتنا بڑا جرم ہو گا اتنی زیادہ اُسکو نجات دہندہ کی ضرورت ہو گی۔ اُس کے دل کا الٰہی پیار اور ہمدردی اُس کیلئے بہت زیادہ ہے جو نا اُمیدی سے دُشمن کے پھندوں میں پھنس گیا ہو۔ اُس نے اپنے خون سے نسلِ انسانی کے کاغذات پر آزادی کیلئے دستخط کئے ہیں۔

4- آرام (تسکین) غیر ممالک میں پھیلایا گیا

الف۔ ہمارے رویے کی خاصیت کیسے ظاہر ہوگی خاص طور پر دوسروں کے ساتھ تعلقات پر اور اس کے ممکن ہونے کا واحد طریقہ کیا ہے؟ 2 کرنتھیوں 1:5-3

....

فرد کے تجربات کا حالات سے بہت کم تعلق ہوتا ہے۔ ہمارے اعمال کو رنگ روح دیتی ہے۔ایک آدمی جو خدا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ پُرسکون ہے وہ غم زدہ نہیں ہوسکتا۔اُس کے دل میں حسد نہیں ہوگا، شک نہیں ہوگا اور نفرت پیدا نہیں ہوگی۔

مسیح نے تکلیف اُٹھا کر تسلی کی خدمت حاصل کی۔انسانی تکلیف میں وہ مبتلا ہوا۔خاص طور پر آزمائش سے اُسے دکھ پہنچا۔اُس نے مصیبت زدہ کی مدد کی۔(یسعیاہ 9:63) عبرانیوں 18:2 اس خدمت میں جو بھی شامل ہوا اُس نے دکھ اُٹھایا۔

ب۔مسیح کے نقشِ قدم پر چلنے سے ہماری واحد اُمید کیا ہے؟ 2 کرنتھیوں 6,7:1

....

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ مسیح کے دُکھوں کا حصہ دار نہیں بن سکتے، اگر آپ اُن روحوں کا بوجھ محسوس نہیں کرتے جو ہلاک ہونے کے قریب ہیں، اگر آپ قربانی نہیں دے سکتے تا کہ اپنے وسائل کو اُس کام سے بچالیں جو کرنا ہے تو آپ کیلئے خدا کی بادشاہت میں جگہ نہیں ہوگی۔ہمیں مسیح کے دکھوں کے ساتھ شریک ہونا ہے اور ہر قدم پر خود انکاری کا مظاہرہ کرنا ہے۔

ج۔تین فرشتوں کے پیغام میں ایمانداروں میں کونسی بڑی خصوصیت کی ضرورت ہے؟
اکرنتھیوں 4-8,13:13

....

خدا کے حکموں پر عمل کرنے والوں میں صبر، دُکھ اُٹھانے، تسلی اور پیار کی خصوصیات ہونا ضروری ہیں۔اور پیار کی کمی ہو تو نا قابلِ وصول نقصان ہوتا ہے۔

5- حلیم بحالی

الف۔ اگر کوئی مسیحی گناہ کر لے تو سچے ایماندار کس طرح کا مظاہرہ کریں گے۔ اس کے مقابلے میں جھوٹے ایماندار کیا کرتے ہیں؟ گلتیوں 1-3:6; رومیوں 1-3:15

....

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ بحالی کا کام ہمارا بوجھ ہونا چاہیے۔ اس کام کو گھمنڈ اور شوخ طریقہ سے نہیں کرنا ہے۔ یہ نہ کہیں، میں طاقت میں ہوں، میں اسے استعمال کروں گا اور غلطی کرنے والے پر الزام لگاؤں گا۔ بحالی کا کام حلیمی سے کریں خود کے بارے سوچ کر، ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی آزمائش کا سامنا کرنا پڑ جائے۔ اس کام میں اپنے بھائیوں کو اکیلا نہیں کرنا ہے اور نہ ہی اُنکی ہمت کو دبانا ہے نہ ہی اُنہیں یہ کہہ کر مایوس کرنا ہے کہ تم نے مجھے مایوس کیا ہے اس لئے میں تمہاری مدد نہیں کروں گا۔ ایسا کرنے والا فریسیوں کا دل رکھتا ہے۔ وہ دل میں کہتا ہے شکر ہے وہ دوسروں کی مانند نہیں ہے اور فرض کرتا ہے کہ اس کا رویہ قابلِ تعریف ہے، وہ اتنا مضبوط ہے کہ وہ آزمایا نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی اپنے آپکو کچھ سمجھتا ہے اور کچھ ہے نہیں، وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہے۔ آیت 3

مسیح کا پیروکار ایسا نہیں ہوتا کہ غلطی کرنے والوں سے آنکھیں پھیر لے اور اُنہیں اپنے راستے پر جانے دے۔ جو دوسروں پر الزام لگانے میں تیز ہوتے ہیں وہ اپنی زندگی میں اُن سے زیادہ مجرم ہوتے ہیں۔ آدمی گنہگار سے نفرت کرتے ہیں اور گناہ سے پیار کرتے ہیں۔ مسیح گناہ سے نفرت کرتا ہے اور گنہگار سے پیار کرتا ہے۔ مسیح کے پیروکاروں کی یہ روح ہونی چاہیے۔ مسیحی پیار تنقید کرنے میں سست، صبر کو پہچاننے میں تیز، معاف کرنے میں جلد اور آوارہ لوگوں کو صحیح راستے پر لانے کیلئے ہمت دلاتا اور اپنے قدم قائم رکھتا ہے۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- بتائیں کہ فقیہوں اور فریسیوں نے مسیح کیلئے کیسا جال بچھایا؟

2- ریاکار یہودی شریعت کی ظاہری تعریف کیسے کرتے ہیں؟

3- الزام لگانے والے یہودیوں کو اُنکے متعلق کیا ماننے پر مجبور کیا گیا؟

4- جس غلطی کرنے والی عورت سے ناروا سلوک کیا گیا اُسے کیا اُمید دلائی گئی؟

5- غلط کام کرنے والے لوگوں کے ساتھ میں مسیح جیسا سلوک کرنے میں کیسے بن سکتا ہوں؟

سبق نمبر 6 سبت، مئی 2025,10

مسیح، دُنیا کا نور

حفظ کرنے کی آیت: ''یسوع نے پھر اُن سے مخاطب ہو کر کہا دُنیا کا نُور میں ہوں جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نُور پائے گا''۔ یوحنا 12:8

جیسے ہمارے شمسی نظام میں چاند اور ستارے سورج کی روشنی سے چمکتے ہیں، تو جہاں تک اُن کی تعلیم سچی ہے دُنیا کے عظیم مفکر راستبازی کے سورج کی کرنیں منعکس کرتے ہیں۔ سوچ کی ہر چمک، فہم کی ہر جھلک دُنیا کی روشنی سے ہے۔

اتوار مئی 4

1- تخلیق کو یاد کرنا

الف۔ تخلیق کے پہلے دن خدا نے کیا خلق کیا؟ پیدائش 3-5:1

....

....

شروع میں تخلیقی لفظ سے اندھیرے میں سے روشنی چمک اُٹھی۔

ب۔ دُنیا کی تخلیق کے وقت کون موجود تھا، محض دیکھنے والا نہیں بلکہ ایک متحرک شراکت دار؟ پیدائش 1,2:1; یوحنا 1,2:1; کلیسوں 16:1

....

....

شروع میں تخلیق کے ہر کام میں خدا کو ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ مسیح ہی تھا جس نے آسمان بچھائے اور زمین کی بنیاد ڈالی۔ اُس نے زمین کو خوبصورتی سے بھرا اور ہوا کو گیتوں سے۔ اور اُس نے زمین کی سب چیزوں میں، ہواؤں اور آسمان پر باپ کے پیار کا پیغام لکھا۔

وہ ہاتھ جو دُنیاؤں کو خلا میں قائم رکھتا ہے۔ وہ ہاتھ جو تمام چیزوں کو ترتیب سے چلاتا ہے خدا کی تمام کائنات میں، وہ ہاتھ ہے جو ہماری خاطر صلیب پر کیلوں سے جڑا گیا۔

2- بیابان میں روشنی

الف ۔ بیابان میں بنی اسرائیل کی رہنمائی کیسے کی گئی؟ خروج 21,22:13 بادل کے ستون کو اور آگ کے ستون کو ڈھانپنے والے کی موجودگی بیان کریں۔خروج 21:13; اکرنتھیوں 1-4:10

....

....

خدا کے لوگوں کو خدا کی حضوری کو ظاہر کرنے کیلئے ہمیشہ آگ کی علامت تھی ۔شروع میں تخلیقی لفظ سے اندھیرے سے روشنی پیدا کی گئی ۔اسرائیل کی بڑی فوجوں کو دن کے وقت بادل کے ستون روشنی سے ڈھانپے رکھتے تھے اور رات کے وقت آگ کے ستون ۔

ب ۔ بیابان میں اسرائیل کے ساتھ مسیح کی موجودگی کے بارے کیا لکھا ہے اور خدا نے اپنے لوگوں کی حفاظت کیلئے کیا وعدہ کیا؟ زبور 39:105; یسعیاہ 5,6:4

....

....

یسعیاہ کی پیشگوئی کے ایک پیراگراف میں بادل کے ستون اور آگ کے ستون کو خدا کی اپنے لوگوں کی حفاظت کیلئے بدی کی قوتوں کیخلاف آخری جنگ کے بارے بڑی خوبصورتی سے لکھا گیا ہے۔

ج ۔کوہ سینا میں مسیح نے اپنے آپکو کیسے ظاہر کیا، موسیٰ اور لوگوں کا کیا ردعمل تھا؟

خروج 16-18:19; 18,19:20; عبرانیوں 21:12

....

....

پہاڑ پر خدا کا جلال، کھا جانے والی آگ کی مانند تھا جسے ہجوم نے دیکھا۔ یہوواہ کی تجلی اتنی خوفناک تھی کہ اسرائیل کا ہجوم خوف سے کانپ اُٹھا اور خدا کے آگے سجدہ میں چہرے چھپا لئے ۔
مسیح کی حاضری کا جلال اتنا عظیم تھا کہ اُسے فانی انسان برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ موسیٰ جو خدا کا بڑا منظورِ دل تھا، نے کہا 'میں انتہائی خوف زدہ ہوں اور کانپتا ہوں ۔لیکن خدا نے اُسے یہ جلال برداشت کرنے کی طاقت دی اور اُسکے چہرے کو بھی اس قدر روشن کیا کہ لوگ اُسے مستقل دیکھ نہ سکتے تھے۔

3- خدا کی رہائش گاہ (خیمہ) میں روشنی

الف۔ مسیح نے خیمہ میں اپنی حاضری کیسے ظاہر کی؟ خروج 34,35:40

....

بڑی سرگرمی سے اسرائیل کا ہجوم مقدس عمارت کو دیکھنے کیلئے اُسکے اردگرد جمع ہو گیا۔ جب وہ اس کے بارے سوچ رہے تھے کہ بادل کا ستون خیمہ کے اوپر تیرنے لگا اور پھر اُتر کر خیمہ کو ڈھانک لیا۔ خدا کے جلال سے خیمہ بھر گیا۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ اُن کے ہاتھوں کے کام کو قبول کرلیا گیا ہے۔ سب پر خوف چھا گیا۔ اُن کے دل کی خوشی کو خوشی کے آنسوؤں میں دیکھا گیا۔ اُنہوں نے شکر ادا کیا کہ خدا اُنکے ساتھ رہنے کو آیا۔

رحم کی کرسی کے اوپر شمعدان رکھا جو الٰہی حضوری کو ظاہر کرتا تھا۔ الٰہی پیغامات کبھی کبھی سردار کاہن کو بادل سے آواز کے ذریعے ملتے تھے۔ کبھی کبھی فرشتہ کے دائیں جانب روشنی ہوتی جو منظوری کیلئے ہوتی۔ بائیں جانب بادل یا سایہ ہوتا جو نامنظوری کیلئے تھا۔

ب۔ جب خیمہ کو مخصوص کیا گیا تو بعد میں کیا ہوا؟ 2 تواریخ 1:7

....

جو نمونہ موسیٰ کو سینا پر دکھایا گیا تھا اُس کے مطابق ایک عظیم ہیکل تعمیر ہوگئی۔ پھر خدا نے اُسے داؤد کے سپرد کر دیا۔ زمینی ہیکل آسمانی ہیکل کی طرز پر بنائی گئی۔ عہد کے صندوق کے اوپر فرشتہ کے علاوہ سلیمان نے صندوق کے دونوں سروں پر بڑے سائز کے فرشتے بنوائے۔ یہ آسمانی فرشتوں کی نمائندگی کرتے تھے جو خدا کی شریعت کی حفاظت کی نمائندگی کرتے تھے۔ عہد کے صندوق کو بڑی تعظیم کے ساتھ دو بڑے فرشتوں کے پروں کے نیچے رکھا گیا۔

مُقدس گانے والوں نے اپنی آوازوں کو ملایا، اس کے ساتھ موسیقی کے ساز تھے جو خدا کی تعریف کیلئے تھے۔ جب موسیقی کے سازوں کے ساتھ مل کر آوازیں بلند ہوتی تھیں اور ہوا کے ذریعے یروشلیم تک پہنچتی تھیں تو خدا کے جلال کا بادل خیمہ پر آجاتا اور پہلے کی طرح خیمہ کو بھر دیتا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اور کاہن پاک مقام سے آتے تو بادل خدا کے گھر کو بھر دیتے اور کاہن خدمت کیلئے کھڑے نہیں رہ سکتے تھے۔

4- خوشخبری کی روشنی

الف۔ یوحنا 12:8 میں مسیح کا کونسا پیغام ہمارے لئے اُمید ہے؟

....

عالم دین کے عالم کو اس سچائی کی سمجھ نہ تھی اور وہ اپنی منادی میں مصروف تھا۔ اگر یہ وفادار نگران دُعا کر کے پاک کلام کی تحقیق کرتے تو رات کے وقت کی بابت جانتے اور وہ پیشگوئیاں اُنکے ساتھ کھولی جاتیں تو اُنہیں معلوم ہوتا کہ کونسے واقعات رونما ہونگے۔ جب وہ خدا کی دی ہوئی روشنی سے منہ موڑ لیتے ہیں یا وہ اُسے حاصل کرنے سے انکار کرتے ہیں جب وہ اُنکی پہنچ میں ہو تو وہ اندھیرے میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

خدا نے ہمیں ہر موقع فراہم کیا ہے کہ ہم اچھا تجربہ حاصل کریں۔ یوحنا مسیح کے متعلق لکھتا ہے ' اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نُور تھی۔ زندگی کا تعلق نور سے ہے۔ اگر ہم میں راستبازی کے سورج کی روشنی نہ ہو تو ہم اُس میں زندگی نہیں پا سکتے۔' جو میری پیروی کرے گا اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نور حاصل کرے گا۔ اگر سورج اپنی روشنی روک لے تو ساری نباتات اور حیوانی زندگی ختم ہو جائے گی۔ ہمارے اردگرد کی دُنیا روشنی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ پھول والے پودے کو اندھیرے کمرے میں رکھ دیں تو وہ مرجھا جائیگا۔ ہمیں روحانی زندگی مل جائے پھر بھی شک اور رنج کی فضا میں ختم ہو جائیگی۔

ب۔ مسیح پر توجہ کرنے سے ہمیں کیا یقین دہانی کرائی گئی ہے؟ 2 کرنتھیوں 18:3

....

جس طرح ایک پھول سورج کی طرف رُخ کر کے اُسکی کرنوں سے مدد حاصل کر کے خوبصورت ہو جاتا ہے اسی طرح مسیح کے پیروکاروں کو راستبازی کے سورج کی طرف رُخ کرنا ہے تا کہ آسمانی روشنی اُن پر چمکے، اُنکے کرداروں کو کامل کرے اور خدا کی باتوں کا تجربہ حاصل کرے۔ مسیح کے بغیر اپنی طاقت سے برکات حاصل کرنا ناممکن ہے۔

جسکا ایک ہی مقصد ہے کہ خدا کی مرضی کو پورا کرے اور اُس روشنی پر توجہ دے جو اُسکے پاس پہلے سے ہے اُسے مزید روشنی ملے گی۔ آسمانی ستارے سچائی میں اُسکی رہنمائی کریں گے۔

5- ہمارے دلوں میں روشنی

الف۔ دُنیا کی روشنی کے حوالے سے پولوس کے بیان سے ہم کیسے متحرک ہو سکتے ہیں؟ 2 کرنتھیوں 6:4

....

جلالی خیالات آپکے ذہن میں ہوں۔ اپنی زندگی کو مسیح کی زندگی سے ملنے دیں۔ وہ جو حکم دیتا ہے کہ تاریکی سے روشنی ہو وہ آپکے دلوں میں چمکنا چاہتا ہے تاکہ خدا کے جلال کا علم مسیح کے ذریعے آپ میں نظر آئے۔ روح القدس خدا کی باتیں آپکو بتائے گا۔ وہ اُسے تابع فرمان دل میں زندہ طاقت دے گا۔ مسیح آپکو لامحدود کی دہلیز تک رہنمائی کرے گا۔ آپکو پردے سے آگے بھی دکھائی دے گا۔

اُسکے جلال کا مکاشفہ انسانیت کی شکل میں آسمان کو انسان کے اتنا قریب لے آئیگا کہ ہر انسان جس میں نجات دہندہ بستا ہے اندرونی ہیکل دیکھ سکے گا۔ آدمی مسیح کے جلال پر فریفتہ ہو جائیں گے۔ تعریف اور شکرگزاری کرتے ہوئے بہت سے خدا کے ہو جائیں گے۔

''اُٹھ، منور ہو کیونکہ تیرا نور آ گیا اور خداوند کا جلال تجھ پر ظاہر ہوا''۔ یسعیاہ 1:60

یہ پیغام اُن کیلیئے ہے جو دلہا کو ملنے کیلیئے باہر نکلیں گے۔ مسیح بڑی طاقت اور جلال کے ساتھ آ رہا ہے۔ وہ اپنے جلال اور اپنے باپ کے جلال کے ساتھ آ رہا ہے۔ وہ اپنے ساتھ پاک فرشتوں کو لے کر آ رہا ہے۔ جبکہ پوری دُنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے لیکن ہر راستباز کے اندر روشنی ہوگی۔ وہ اُسکی دوسری آمد کی پہلی کرن کو دیکھیں گے۔ اُس کی شان و شوکت سے بے داغ روشنی نکلے گی اور جنہوں نے مسیح کی خدمت کی ہے وہ اُسکی تعریف کریں گے۔ بدکار اُسکی حضوری سے بھاگ جائیں گے جبکہ مسیح کے پیروکار خوشی کریں گے۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- بائبل تخلیق کے کام میں الوہیت کے بارے کیا سکھاتی ہے؟

2- بیان کریں کہ مسیح نے اپنے آپکو اپنے لوگوں کے سامنے کیسے ظاہر کیا؟

3- مسیح کی روشنی خیمہ اور ہیکل میں کیسے چمکتی تھی؟

4- ہیکل کی مخصوصیت کے وقت مسیح نے اپنے آپکو کیسے ظاہر کیا؟

5- مسیح اپنے آپکو ہم پر اور ہمارے ذریعے کیسے ظاہر کرتا ہے؟

سبق نمبر 7 سبت، مئی 2025,17

نور چمکایا گیا

حفظ کرنے کی آیت: ''خداوند میری روشنی اور میری نجات ہے۔ مجھے کس کی دہشت؟ زبور 1:27

مسیح نور ہے اور ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے جو دُنیا میں آنے کو ہے۔ (یوحنا 9:1) اسی طرح مسیح کے ذریعے ہر انسان میں زندگی ہے اور اُسکے ذریعے ہر کوئی الٰہی روشنی حاصل کرتا ہے۔

اتوار 11 مئی

1- روشنی جس کی پیشگوئی کی گئی

الف۔ یسعیاہ کی معرفت روح القدس مسیح کے بارے کیا کہتا ہے؟ یسعیاہ 6:49

....

ب۔ جب مسیح کو مخصوصیت کیلئے ہیکل میں لایا گیا تو شمعون نے اُس کی شناخت کیسے کی اور ہمیں اس کے بارے کیا سوچنا ہے؟ لُوقا 32:2

....

بزرگ شمعون نے ہیکل میں جہاں مسیح تعلیم دیتا تھا'' غیر قوموں کو روشنی دینے والا نور اور تیری اُمت اسرائیل کا جلال ہے''۔ (لُوقا 32:2) ان الفاظ میں اُس نے ایک پیشگوئی محسوس کی جس کے بارے سب اسرائیلی جانتے تھے۔ یسعیاہ نبی کو روح القدس نے بتایا تھا' یہ تو ہلکی سی بات ہے کہ تو یعقوب کے قبائل کو برپا کرنے اور محفوظ اسرائیلیوں کو واپس لانے کیلئے میرا خادم ہو۔ میں تجھے قوموں کیلئے نور بناؤں گا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے کناروں تک پہنچے۔ یسعیاہ 6:49

اس پیشگوئی کو سمجھا گیا کہ مسیحا کے بارے میں ہے لیکن جب مسیح نے کہا' دُنیا کا نور میں ہوں' لوگ اُس کے دعویٰ کو پہچاننے میں ناکام نہ رہے کہ یہ وہی ہے جسکا وعدہ کیا گیا تھا۔

بیت لحم کی یہ کہانی کتنی عجیب وغریب ہے! یہ ہماری بے اعتقادی، ہمارے گھمنڈ اور ہماری خود کفالت پر سرزنش ہے۔ یہ ہمیں ہوشیار رہنے کیلئے آگاہ کرتی ہے ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی بے پرواہی سے سچائی بھول جائیں۔

2- روشنی کورد کردیا گیا

الف۔ مسیح کے کام کے بارے یہودی رہنماؤں کا کیا ردِعمل تھا؟ یوحنا 11:1; 13:8

....

....

مسیح کی ساری زندگی کی تعلیم کی بنیاد عاجزی، خیر خواہی، نیکی اور خود انکاری تھی۔ یہ یہودیوں کی اپنی راستبازی کیلئے ملامت تھی۔ شیطان اُنکی رہنمائی کرتا رہا جب تک اُن میں مسیح کے کاموں کے بارے جنون پیدا نہ ہوگیا۔ یہ کام لوگوں کی توجہ اُن سے ہٹا رہے تھے۔ آخر کار اُن میں اعتماد پیدا ہوگیا کہ وہ فریبی تھا اور اُس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی بھی تدبیر اُن کیلئے نیکی ہوگی۔

ب۔ اعتقاد نہ رکھنے والے فریسیوں کو مسیح نے کیا واضح کیا اور پھر بھی اُنکا کیا جواب تھا؟ یوحنا 8:18-14

....

....

فریسی، مسیح کے الٰہی کردار اور کام سے بالکل لاعلم تھے کیونکہ اُنہوں نے مسیحا کے متعلق پیشگوئیوں کی تحقیق نہ کی تھی۔ اُنکا خدا سے کوئی تعلق نہ تھا اسلیئے نجات دہندہ کے کاموں کو سمجھ نہیں سکتے تھے حالانکہ اُنکے پاس ٹھوس شہادت تھی کہ مسیح ہی وہ نجات دہندہ ہے پھر بھی اُنہوں نے سمجھنے کیلئے اپنے ذہن کو نہ کھولا۔ اُنہوں نے اپنے دلوں کو اُسکے خلاف ہی رکھا اور اُسکی الوہیت کے مضبوط ترین ثبوت کے باوجود اُسکا انکار کیا۔ اُنکے دل اس قدر سخت ہوگئے کہ اُنہوں نے اُسے قبول نہ کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔

ج۔ مسیح کے اور اُنکے درمیان کس بات کا اختلاف تھا؟ یوحنا 8:23-19

....

....

د۔ مسیح کو رد کرنے پر یہودی رہنماؤں کا کیا نتیجہ ہوا؟ یوحنا 8:24; متی 38:23

....

....

3- سُننے والوں کے دو گروہ

الف۔اس گواہی کے بعد کہ وہ اپنے گناہوں میں مرجائیں گے،فریسیوں نے مسیح سے کیا مطالبہ کیا اور کیوں؟ یوحنا 25:8 (پہلا حصہ)

....

یہ معلوم کر کے کہ وہ اُس کی تعلیم سے درگزر کرتے ہیں اُنہوں نے مطالبہ کیا،'تو کون ہے؟' وہ اُسے مجبور کرنا چاہتے تھے کہ وہ اپنے آپ کو مسیح کہے۔اُسکی ظاہرداری اور کام لوگوں کی توقعات سے مختلف تھے۔اُسکے مکار دُشمن چاہتے تھے کہ وہ اپنا مسیحا ہونے کا اعلان کرے ورنہ وہ فریبی سمجھ کر رد کر دیا جائیگا۔

ب۔باپ کے ساتھ اپنے غیر معمولی تعلقات ظاہر کرتے ہوئے نجات دہندہ نے اُنہیں کیا جواب دیا؟ یوحنا 25:8 (آخری حصہ) 26-29

....

مسیح خدا کی شریعت کے اصولوں کی تابعداری سے کبھی منحرف نہیں ہوا تھا۔اُسنے اپنے باپ کی مرضی کے خلاف بھی کچھ نہ کیا تھا۔فرشتوں،آدمیوں اور بدروحوں کے سامنے وہ ایسے الفاظ بولتا تھا جو دوسروں کے ہونٹوں سے کفر ہوں۔'میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اُسے پسند آتے ہیں'۔(یوحنا 29:8) تین سال تک اُسکے دُشمن اُسکا پیچھا کرتے رہے تا کہ اُس کے کردار میں کوئی دھبہ تلاش کریں۔شیطان اپنے بدی کے اتحادیوں کے ساتھ ملکر اُس پر غالب آنے کی کوشش کرتا رہا لیکن اُس میں کچھ نہ پا سکا جس سے فائدہ حاصل کر سکے۔یہاں تک کہ بدروحیں بھی یہ ماننے پر مجبور تھیں۔'تو خدا کا پاکیزہ ہے'۔

ج۔روزانہ کی بنیاد پر مسیح کا اپنے باپ کیساتھ چلنے کا ذکر کریں اور ہمیں اس تجربہ کا اظہار کیسے کرنا ہے؟ یوحنا 10:15; افسیوں 4-6:2

....

جیسے مسیح انسان کی فطرت میں تھا خدا چاہتا ہے کہ اُسکے پیروکار بھی ویسے ہی ہوں۔اُسکی طاقت سے ہمیں بھی نجات دہندہ کی طرح پاکیزہ زندگی بسر کرنا ہے۔

نجات دہندہ کی زندگی اگرچہ زمین پر کشمکش کی زندگی تھی پھر بھی اُسکی زندگی پُرامن تھی۔اُسکے ناراض دُشمن مسلسل اُس کا پیچھا کر رہے تھے۔لیکن اُس نے کہا'جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اُسے پسند آتے ہیں'۔(یوحنا 29:8) کوئی انسانی یا شیطانی حربہ اُسکے اور باپ کے درمیان امن میں خلل نہیں ڈال سکتا تھا۔

4- روشنی ظاہر کی گئی

الف ۔جب مسیح فریسیوں کو سچائی سُنا رہا تھا تو اُسکے الفاظ کا سنجیدگی سے سُننے والوں پر کیا اثر ہوا، اس سے ہماری حوصلہ افزائی کیسے ہونی چاہیے؟ یوحنا 30:8

....

مسیح سمجھتا تھا کہ کس طرح عقل سے اور خاموشی سے کام کرنا ہے اور اُنکے منصوبوں کو باطل بنانا ہے۔خدا کے الفاظ نے تیر کا کام کیا اور الزام لگانے والوں کے دلوں کو زخمی کر دیا۔ ہر مرتبہ جب مسیح نے لوگوں سے خطاب کیا چاہے لوگ تھوڑے ہوں یا بہت چند سُننے والوں پر نجات کیلئے اثر ہوا۔ مسیح کے ہونٹوں سے دیا گیا پیغام کبھی ضائع نہ گیا۔ ہر بولے جانے والے لفظ سے سُننے والوں پر نئی ذمہ داری کا احساس ہوا۔ خادم جو دُنیا کو آخری رحم کا پیغام دیتے ہیں، جو سنجیدگی سے سچائی کا پیغام دیتے ہیں اور طاقت کیلئے خدا پر انحصار کرتے ہیں اُنہیں خوف نہیں کرنا چاہیے کہ اُنکی کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ سچائی کا تیر ہر سُننے والے پر نشانے پر نہیں لگا۔ انسانی آنکھ سچائی کے تیر کی اُڑان کو نہیں دیکھ سکتی، زخمی دل کی چیخ کو نہیں سُن سکتا لیکن سچائی خاموشی سے دل تک راستہ بنا لیتی ہے۔ آخری حساب کے دن خادموں کو نجات کا فضل ہوگا اور وہ مسیح کو خراج تحسین پیش کریں گے۔ خدا جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے کھلے عام اُنکو اجر دیگا جنہوں نے اُسکے نام پر سچائی کو قبول کیا۔

ب۔خادموں کے علاوہ اور کن کو آسمان کی روشنی پھیلانے پر برکت ملے گی؟

زبور 1:27; زبور 15:147; یسعیاہ 10,11:55

....

جنکو خدمت کی بلاہٹ نہیں ہے اُنکی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اپنی خوبیوں کے مطابق محنت کریں ۔ ہزاروں مرد و خواتین جو بیکار ہیں قابلِ قبول خدمت کر سکتے ہیں۔ سچائی کو اپنے دوستوں کے اور پڑوسیوں کے گھروں میں لے جا کر مالک کیلئے بڑا کام کر سکتے ہیں۔ خدا حلیم اور لگن سے کام کرنے والے مسیحیوں کو استعمال کرے۔ بے شک اُنہوں نے دوسروں کی طرح مکمل تعلیم حاصل نہیں کی۔ ایسے لوگ گھر گھر جا کر خدمت کریں۔ آگ کے پاس بیٹھے ہوئے اگر وہ سنجیدہ ہیں تو مخصوص کردہ خادموں سے زیادہ کام کر سکتے ہیں۔

5- قید بمقابلہ آزادی

الف۔ جن یہودیوں نے مسیح کو قبول کیا اُن سے کیا کہا گیا؟ یوحنا 31,32:8 اس کے مقابلے میں جو ایمان نہ لائے اُن کیلئے گناہ سے آزادی کی واحد شرط کیا ہے؟ یوحنا 33-36:8

....

فریسی بدترین قید میں تھے کیونکہ اُن پر بدی کی روح حکمران تھی۔

جو کوئی اپنے آپکو خدا کے سپرد نہیں کرتا ایک اور طاقت کے قابو میں ہے۔ وہ خود اپنا نہیں۔ وہ آزادی کی بات تو کر سکتا ہے لیکن ذہن غلامی میں ہے۔ وہ سچائی کی خوبصورتی کو دیکھ نہیں سکتا کیونکہ اُسکا ذہن شیطان کے قبضہ میں ہے۔ وہ تاریکی کے شہزادے کا تابعدار ہے۔ مسیح گناہ کی غلامی کی قید کو توڑنے آیا۔

نجات کے کام میں جبر نہیں۔ کوئی خارجی طاقت استعمال نہیں کی جاتی۔ خدا کی روح کے تحت ہر ایک کو آزادی ہے کہ وہ چُنے کہ کس کی خدمت کرے گا۔ مسیح کو حاصل کر لینے کے بعد اُسے اعلیٰ ترین آزادی ہے۔ گناہ کی بے دخلی خود روح کا کام ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہم خود سے شیطان کے قبضہ سے اپنے آپکو آزاد نہیں کرا سکتے۔ لیکن اگر ہم گناہ سے آزادی چاہتے ہیں تو اپنے سے بالا طاقت کی ضرورت ہے۔ پھر روح کی طاقتیں روح القدس کی طاقت سے مل جاتی ہیں اور خدا کی مرضی پوری ہوتی ہے۔

واحد شرط جس سے انسان کی آزادی ممکن ہے وہ یہ ہے کہ مسیح کے ساتھ ایک ہو جائیں۔ 'سچائی آپکو آزاد کر لے گی'۔ اور سچائی مسیح ہے۔ گناہ ذہن کو کمزور کر کے اور روح کی آزادی کو برباد کر کے فتح حاصل کرتا ہے۔ خدا کے سپرد ہونے کا مطلب ہے خود کی بحالی۔ ہم جس شریعت کے ماتحت ہیں وہ آزادی کی شریعت ہے۔ یعقوب 12:2

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- مسیح کے بارے شمعون کے الفاظ کی کیا اہمیت ہے؟
2- غیر اقوام اور فریسیوں کا مسیح کی طرف کیسا سلوک تھا؟
3- مسیح کو رد کرنے سے اُنکی قوم کا کیا حال ہوگا؟
4- سنجیدہ لوگ مسیح کو کیسا رویہ دکھاتے ہیں، اُس وقت بھی اور اب بھی؟
5- سچائی کی خوشخبری کی روشنی میں آزادی کا مفہوم بیان کریں۔

مسیح اور ابرہام

حفظ کرنے کی آیت: ''تمہارا باپ ابرہام میرا دن دیکھنے کی اُمید پر بہت خوش تھا چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا''۔ یوحنا 56:8

ابرہام نے بہت سنجیدہ دُعا کی کہ مرنے سے پہلے وہ مسیحا کو دیکھے اور اُس نے مسیح کو دیکھا۔

اتوار مئی 18

1- ابرہام کے بیٹے

الف۔ فریسیوں نے کونسے دعوی کو مسلسل دہرایا؟ یوحنا 33,39:8 (پہلا حصہ) اس میلاپ کو کس نے ثابت کر دیا؟ یوحنا 39:8 (آخری حصہ) ,56; رومیوں 6-8:9

....

....

فریسی اپنے آپکو ابرہام کی اولاد کہتے تھے۔ مسیح نے اُنہیں بتایا کہ یہ دعوی اُس وقت قائم ہو سکتا ہے اگر تم ابرہام جیسے کام کرو۔ ابرہام کی سچی اولاد زندہ رہے گی اگر ویسا کرے جیسا اُس نے کیا یعنی خدا کی فرمانبرداری میں زندگی گزاری۔ وہ اُسکو قتل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے جو سچ بولتا تھا جو اُسے خدا کی طرف سے ملا تھا۔ مسیح کے خلاف منصوبہ بندی سے ربی ابرہام جیسے کام نہیں کر رہے تھے۔ محض موروثی نسب نامہ ابرہام کے نام سے بے کار تھا۔ اُس کے ساتھ روحانی تعلق کے بغیر جو اُس کی روح جیسے ہوں اور اُس کے کاموں جیسے ہوں وہ اُسکی اولاد نہیں ہو سکتے۔

اس اصول کا ایک سوال پر مساوی وزن ہے جس نے مدتوں سے مسیحی دُنیا میں جنبش پیدا کی ہے۔ وہ سوال حواریوں کی جانشینی ہے۔ ابرہام کا ورثہ تو ثابت ہو گیا لیکن نام سے نہیں بلکہ کردار کی صورت میں۔ اس لئے جانشینی کا انحصار روحانی رشتہ پر ہے۔ زندگی جس میں حواریوں کی روح ہو، سچائی کی تعلیمات اور اعتقادات ہوں جو اُنہوں نے سکھائے۔ یہ حواریوں کی جانشینی کی سچی شہادت ہے۔ یہ خوشخبری کے پہلے اساتذہ کی جانشینی ہے۔

2- وہ نہیں جس پر وہ فخر کرتے تھے کہ وہ ہوں

الف۔ بے شک یہودی قدرتی طور پر ابرہام کی نسل تھے لیکن مسیح کو رد کرنے کے بعد وہ کس کے بیٹے بن گئے؟ یوحنا 8:44-41

....

مسیح نے یہودیوں کو ابرہام کی اولاد کہنے سے انکار کیا۔ اُس نے کہا ’تم اپنے باپ جیسے کام کرتے ہو‘۔ مذاق کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا ’ہم حرامکاری کی اولاد نہیں، ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا‘۔ یہ الفاظ مسیح پر ایمان لانے والوں کے سامنے کہے گئے تا کہ مسیح کی مخالفت ہو۔ مسیح نے اس پر کوئی توجہ نہ دی اور کہا ’اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے پیار کرتے کیونکہ مجھے خدا نے بھیجا ہے‘۔

اُنکے کاموں کی شناخت اُس سے ہے جو جھوٹا اور قاتل ہے۔ ’تم اپنے باپ شیطان کی اولاد ہو مسیح نے کہا اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا‘۔ (یوحنا 8:44,45) اس سچائی کی وجہ سے اپنی راستبازی قائم کرنے والے ناراض ہو گئے۔ سچائی نے اُنکی غلطیوں کو ظاہر کر دیا۔ اپنے آپکو حلیم بنانے اور اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنیکی بجائے اُنہوں نے سچائی کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اُنہوں نے سچائی سے نہ پیار کیا نہ اسکی خواہش کی۔

ب۔ کیا چیز ہمیں ابرہام کی اولاد بناتی ہے اور یہودی رہنماؤں نے کس طرح دکھایا کہ وہ ابرہام کی اولاد نہ تھے؟ گلتیوں 3:9-6; یوحنا 8:40

....

تم نے غلامی کی روح نہیں پائی تا کہ پھر خوف نہ کرو بلکہ تمہیں گود میں لینے کی روح ملی ہے جس کے باعث ہم اسے ابا یعنی باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ غلامی کی روح اُس وقت خطرے میں آتی ہے جب ہم اصل مذہب کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہمارے لئے اُمید اُسی صورت میں ہے جب ہم ابراہیمی عہد کے تحت ہوتے ہیں جو کہ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے فضل کا عہد ہے۔ ابرہام کو وہی خوشخبری سنائی گئی تھی جو آج ہمیں سُنائی جاتی ہے۔ اُسی سے ابرہام کو اُمید تھی اور ہمیں بھی ہے۔ ابرہام نے مسیح پر نظر کی جو ہمارے ایمان کا بانی اور اختتام ہے۔

3- مسیح کا کردار

الف۔ مسیح کی پاک زندگی اور کردار سے متعلق مسیح کے دُشمن کس سوال کا جواب نہ دے سکے؟
یوحنا 46:8 (پہلا حصہ)

....

اپنی زمینی زندگی میں مسیح نے کامل کردار دکھایا، اُس نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کر کے کامل تابع فرمانی کا مظاہرہ کیا۔ انسانی شکل میں اس دُنیا میں آ کر اُس نے شریعت پر عمل کیا، آدمیوں پر ظاہر کیا کہ وہ اُنکے غموں اور بیماریوں کو اُٹھالیگا، وہ گنہگار نہ بن گیا۔ فریسیوں کے سامنے وہ کہہ سکتا تھا 'تم میں کون مجھ میں گناہ ثابت کر سکتا ہے؟ اُس میں گناہ کا ایک داغ بھی نہ تھا۔ دُنیا کے سامنے وہ خُدا کا بےعیب برّہ ہے۔
مسیح نے آسمان کی نظروں میں، گنہگار آدمیوں کے سامنے شریعت پر عمل کیا۔ اُس نے ایسے لفظوں میں گفتگو کی جنکو چیلنج نہیں کیا جا سکتا تھا 'میں ہمیشہ اُسے خوش رکھتا ہوں'۔

ب۔ اس کے علاوہ کہ مسیح نے اپنے آپکو ابن خُدا کہا، بائبل میں مسیح کے کردار کے بارے کیا لکھا ہے؟
عبرانیوں 15:4؛ 1 پطرس 18,19:1

....

مسیحا پر لوگوں کا ایمان اُسے دیکھنے کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اُسکی شخصیت کی دلکشی کے باعث تھا۔ اُس کے بہترین کردار کی وجہ سے جو اُس میں دیکھا گیا، جو پہلے کبھی نہ دیکھا گیا اور نہ کسی میں ہو سکتا تھا۔

ج۔ مسیح کی زندگی کا ہم پر کیسے اثر ہو سکتا ہے؟ فلپیوں 2:8-6

....

جسکو ہم مثال سمجھتے ہیں کیا اُس نے ہمیں بچانے کیلئے مشکل، خود انکاری، خود نثاری اور حلیمی کا راستہ اختیار نہ کیا؟ ہمیں بچانے کے کام کے دوران اُس نے مشکلات کا مقابلہ کیا، مایوسیوں کا تجربہ حاصل کیا، بدنامی اور مصیبت کا سامنا کیا۔ کیا جس راستے پر جلال کا بادشاہ چلا ہم اُسکی پیروی کرنے سے انکار کریں گے۔ کیا ہم اپنے لئے مشکلات اور آزمائشوں کی شکایت کریں گے جبکہ اپنے نجات دہندہ کی مصیبتوں کو یاد کرتے ہیں؟

4- مسیح کے پیروکاروں کا کردار

الف۔ مسیح کے سچے پیروکاروں کا نصب العین کیا ہے؟ اپطرس 13-16:1

....

اپنے دائرہ عمل میں کاملیت کیلیئے ہمارا کام کوشش کرنا ہے جو مسیح نے اس زمین پر زندگی میں کردار کیلیئے ہر مرحلہ میں کی۔

ب۔ ہم یہ نصب العین کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ عبرانیوں 1-4:12; گلتیوں 6:5 (آخری حصہ) فلپیوں 13:4;12-15:3

....

ہمارے نجات دہندہ اور ہمارے عظیم معلّم نے جو کاملیت حاصل کی ہم اُسے کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ کیا ہم اعلیٰ معیار حاصل کرنے کیلیئے اُس کے مطالبات پر پورا اُتر سکتے ہیں؟ ہاں ہم حاصل کر سکتے ہیں ورنہ مسیح ہمیں کرنے کیلیئے کہتا ہی نہ۔ وہ ہماری راستبازی ہے۔ اپنی انسانیت میں ہم سے پہلے اُس نے کردار کی کاملیت حاصل کی۔ ہمیں اُس پر اعتقاد رکھنا ہے جو پیار کے ذریعے روح کو پاکیزہ بناتا ہے۔ کردار کی کاملیت کی بُنیاد وہ ہے جو مسیح ہمارے لئے ہے۔ اگر ہمارا انحصار مسلسل مسیح کی خوبیوں پر ہے اور ہم اُسکے نقشِ قدم پر چلیں تو ہم اُس کی طرح پاکیزہ ہو جائیں گے۔

ج۔ ہم فی الحقیقت خدا کے سامنے پاک اور بے عیب کیسے ہو جائیں گے؟

رومیوں 18-20:5 عبرانیوں 14:10

....

مسیح نادم ہونے والے کو معاف کرتا ہے۔ اور جسکو وہ معاف کرتا ہے وہ پہلے تائب ہوتا ہے۔ گنہگار کو ہمیشہ کلوری پر نظر رکھنا ہے اور بچے کی طرح سادہ ایمان سے مسیح کی خوبیوں کو دیکھنا ہے، اُسکی راستبازی کو قبول کرنا ہے اور اُسکے رحم پر اعتقاد کرنا ہے۔

''یہ کیسا پیار ہے، نادر، جسکی تہہ تک نہیں پہنچا جا سکتا، جس نے مسیح کی رہنمائی کی کہ وہ ہمارے لئے مر جائے جب ہم گنہگار ہی تھے۔ اُس روح کیلیئے کتنا بڑا نقصان ہے جو شریعت پر مضبوط دعویٰ کرنے کو سمجھتا ہے اور پھر بھی مسیح کے فضل کو سمجھنے میں ناکام رہتا ہے جو کثرت میں ہے۔

جمعرات　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مئی 22

5- ہمارا کردار اُسکی طرح بن جاتا ہے

الف۔ ہمیں اپنی بلاہٹ اور چناؤ کو یقینی کیسے بنانا ہے؟ 2 پطرس 1:11-4; مکاشفہ 8:19

خُدا اب بھی ہم سے وہی مطالبہ کرتا ہے جو آدم سے کیا تھا، کامل تابع فرمانی، بے عیب راستبازی جسکی خدا کی نظر میں کمی نہ ہو۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے جب تک ہم میں مسیح کی راستبازی لانے والا ایمان نہ ہو جو روزانہ عمل میں آئے۔

جب تک شیطان حکمرانی کرتا ہے ہمیں اُن گناہوں پر غالب آنا ہے جو ہمیں گھیرے ہوئے ہیں۔ جب تک زندگی ہے کوئی جگہ نہیں جہاں ہم رُک سکیں، کوئی ایسا نکتہ ہمارے پاس نہیں جس پر ہم کہہ سکیں، میں نے راستبازی حاصل کرلی ہے جو زندگی بھر کی تابع فرمانی کا نتیجہ ہے۔

ہمیں محسوس کرنا ہے کہ ایمان سے ہم الٰہی فطرت کے حصہ دار بن جاتے ہیں۔ دُنیا کے لالچ سے بدعنوانی سے بچو۔ پھر ہم تمام گناہوں سے پاک ہو جائیں گے۔

جب ہم الٰہی فطرت کا حصہ بن جاتے ہیں وراثتی اور خودساختہ رجحانات ہمارے کردار سے ختم ہو جاتے ہیں۔ ہم ہمیشہ کیلئے زندہ طاقت بن جاتے ہیں۔ ہم شیطان کی آزمائشوں پر غالب آنے کیلئے خدا سے تعاون کرتے ہیں۔ خدا کام کرتا ہے، آدمی کام کرتا ہے تاکہ آدمی مسیح کے ساتھ ایک ہو جائے جیسے مسیح خدا کے ساتھ ایک ہے۔

غالب آنے کیلئے خدا ہمیں طاقت دیتا ہے۔ جو اُسکی آواز سُنتے ہیں اور اُسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں راست کردار بنانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

جمعہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مئی 23

ذاتی نظرِ ثانی کے سوالات

1- اپنے خونی رشتہ کے باعث فریسی ابدی زندگی کا دعویٰ کیوں نہیں کر سکتے تھے۔ آج بھی آباؤ اجداد کے باعث یا DNA کی وجہ سے ہم کیوں نجات حاصل نہیں کر سکتے؟

2- ابرہام کی سچی اولاد کی خصوصیات بیان کریں۔

3- اپنے کردار کے باعث مسیح کیا اعلان کر سکتا تھا؟

4- ہر مسیحی کے سامنے کیا مقصد رکھا ہے؟

5- ہم خدا کے سامنے کامل اور بے عیب کیسے دکھائی دے سکتے ہیں؟

سبق نمبر 9 سبت، مئی 31, 2025

مسیح اور اندھا آدمی

حفظ کرنے کی آیت: ''یسوع نے کہا میں دُنیا میں عدالت کیلئے آیا ہوں تا کہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہو جائیں''۔ یوحنا 39:9

ایوب کی تاریخ بتاتی ہے کہ مصیبت شیطان کی طرف سے آتی ہے اور رحم کی بدولت خدا اسے ختم کرتا ہے۔

اتوار مئی 25

1- غلطی سے سمجھ

الف۔شاگردوں نے جنم کے اندھے کے بارے مسیح سے کیا سوال پوچھا؟ یوحنا 1,2:9

....

ب۔مصیبت کے بارے یہودیوں اور شاگردوں کے ذہن میں کونسا باطل خیال آ رہا تھا اور شیطان اس سے کیسے فائدہ اُٹھا رہا تھا؟ یوحنا 34:9 (پہلا حصہ)

....

....

یہودیوں کا اعتقاد تھا کہ گناہ کی سزا اِسی زندگی میں ملتی ہے۔ ہر مصیبت کسی غلطی کی سزا سمجھی جاتی تھی یا تو جس پر مصیبت آئی ہو یا اُسکے والدین کی وجہ سے۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام مصیبت خدا کی شریعت کی نافرمانی سے آتی ہے لیکن اس حقیقت میں بگاڑ پیدا ہو چکا تھا۔شیطان، جو تمام گناہوں اور اُنکے نتائج کا بانی ہے آدمیوں کو یہ بتا رہا ہے کہ بیماری اور موت خدا کی طرف سے ہے اور سزا گناہ کی وجہ سے آتی ہے۔اس لئے جس پر کوئی آفت آتی ہے اُس پر بڑا گنہگار ہونے کا اضافی بوجھ ہوتا ہے۔

اس طرح یہودیوں کیلئے مسیح کو ردّ کرنے کا راستہ تیار ہو گیا۔ وہ جس نے ہمارے دکھوں اور غموں کو اُٹھا لیا اُسے یہودیوں نے خدا کا مارا پیٹا اور مصیبت زدہ قرار دیا اور اپنے چہروں کو اس سے چھپایا۔

2- خدا کے جلال کیلئے

الف۔ مسیح نے مصیبت اور گناہ کے بارے جواب میں کیا روشنی دی؟ یوحنا 3-5:9

....

گناہ اور مصیبت کے بارے یہودیوں کے اعتقاد کو مسیح کے شاگرد بھی مانتے تھے۔ مسیح نے اُنکی غلطی کو درست کیا۔ اُس نے انسان پر تکلیف کی وجہ تو نہ بتائی لیکن بتایا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کے ذریعے خدا کے کام ظاہر ہوں گے۔ اُس نے کہا، 'جب تک میں دُنیا میں ہوں، میں دُنیا کا نُور رہوں'۔

ب۔ اسکے تھوڑی دیر بعد مسیح نے کیا کِیا اور اندھے آدمی نے اُسکے ساتھ کیسا تعاون کیا؟ یوحنا 6,7:9

....

اندھے آدمی کی آنکھوں پر مٹی لگا کر اُسے بھیجا کہ جا شیلوخ کے حوض میں دھو لے۔ آدمی کی نظر بحال ہوگئی۔ اس طرح مسیح نے عملی طور پر شاگردوں کے سوال کا جواب دیا۔ وہ اکثر ایسے سوالوں کے جواب دیتا تھا جو اُس سے تحقیق کیلئے پوچھے جاتے تھے۔ شاگردوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اس سوال پر بحث نہ کریں کہ کس نے گناہ کیا اور کس نے نہیں بلکہ اندھے کی نظر بحال ہونے پر خدا کی طاقت اور رحم کو سمجھیں۔ یہ بات تو سچ ہے کہ نہ تو مٹی میں شفا تھی اور نہ حوض میں جس میں اندھے نے منہ دھویا بلکہ شفا مسیح میں تھی۔

ج۔ شفا پانے والے آدمی کے پڑوسیوں کے مختلف ردعمل بیان کریں اور وہ گفتگو بھی بتائیں جو اُسکے اور اُسکے پڑوسیوں کے درمیان ہوئی؟ یوحنا 8-12:9

....

اُس آدمی کے پڑوسیوں نے اور اُن آدمیوں نے جو اُسے جانتے تھے کہ وہ اندھا تھا کہنے لگے، 'کیا یہ وہی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟ اُنہوں نے اُسے شک کی نظر سے دیکھا کیونکہ جب اُس کی آنکھیں کھل گئیں تو اُسکا چہرہ بدلا ہوا دکھائی دیتا تھا اور وہ کسی اور آدمی کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ ایک سے دوسرے تک سوال ہوتا گیا۔ کچھ نے کہا یہ وہی ہے، دوسروں نے کہا یہ اُس کی طرح ہے۔ لیکن جسکو برکت ملی تھی (شفا پا گیا تھا) اُس نے سوال کا حل یہ کہتے ہوئے بتا دیا، 'میں وہی ہوں'۔

3- ایک سوال بڑھتا ہے

الف۔جنم کے اندھے کو یہودی رہنما کس کے پاس لے گئے اور کیوں؟ اُس کو کس دن شفا دی گئی؟ یوحنا 13,14:9

....

ب۔فریسیوں کا ردّعمل بیان کریں۔ یوحنا 15,16:9

....

فریسیوں کو اُمید تھی کہ وہ مسیح کو گنہگار ثابت کر لیں گے نہ کہ مسیحا۔ وہ یہ نہ جانتے تھے کہ یہ وہ ہے جس نے سبت بنایا اور اُس کی تمام تعظیم کو جانتا تھا، جس نے اندھے آدمی کو شفا دی تھی۔ وہ بڑے جوش سے سبت کو مانتے تھے لیکن اُسی دن پر قتل کا منصوبہ بنا رہے تھے۔

ج۔فریسیوں نے جسکو شفا ملی تھی کی شناخت کیلئے کس کو بلایا؟ یوحنا 18,19:9

....

فریسیوں نے اُس کے والدین کو بُلایا اور اُن سے پوچھا 'کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ تم کیسے کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا تھا۔

وہ آدمی خود وہاں تھا اور اُس نے کہا کہ وہ اندھا پیدا ہوا تھا۔ اور پھر اُس کی نظر بحال ہوگئی۔ لیکن فریسی اپنے شعور کے مطابق اس سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ غلطی پر ہیں۔ کتنا شدید حسد اور فریسی راستبازی میں کتنا بگاڑ۔

د۔پہلے سے سوچی ہوئی رائے جیسی بڑی برائی کے متعلق ہمیں کیسے اگاہ کیا گیا ہے؟ امثال 13:18

....

بہت سے ایسے ہیں جو جو کچھ سُنتے ہیں اُس میں اپنے سے بھی کچھ بڑھا دیتے ہیں اور بات کو بالکل مختلف بنا دیتے ہیں اُس سے جس کا اظہار کسی نے کیا ہو۔ کچھ حسد کے باعث اور پہلے سے بنائی گئی سوچ اور خواہش کے مطابق یا پھر جو اُس کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے بہترین ہو۔

4- ڈانٹ ڈپٹ (دھمکی) کا سامنا کیا گیا

الف۔ جنم کے اندھے کے والدین کو فریسیوں نے کیسے دھمکی دی اور اُنہوں نے اُس کا جواب کیسے دیا؟

یوحنا 9:21،20 اُنہوں نے حیلہ بازی سے جواب کیوں دیا؟ یوحنا 9:23،22

....

فریسیوں کی ایک اُمید باقی تھی اور وہ یہ کہ آدمی کے والدین کو دھمکی دی جائے۔ ظاہری سنجیدگی سے اُنہوں نے پوچھا 'اب وہ کیسے دیکھتا ہے؟ والدین خوفزدہ ہوگئے کیونکہ یہ کہہ دیا گیا تھا کہ جو مسیح کو قبول کرے گا اُسے 30 دن کیلئے ہیکل سے نکال دیا جائیگا۔ اس وقت کے دوران کسی بچے کا ختنہ نہیں کیا جائیگا اور مجرم کے گھر مُردے پر ماتم نہیں کیا جائیگا۔ یہ سزا بہت بڑی آفت تھی۔ اور اگر اُسے توبہ سے معافی نہ ملتی اس سے بڑی سزا ملتی۔ بیٹے نے والدین کو قائل کرنے کی کوشش کی پھر بھی اُنہوں نے جواب دیا یہ ہمارا ہی بیٹا ہے اور وہ اندھا پیدا ہوا تھا۔ اب وہ دیکھنے کے کیسے قابل ہوا ہمیں معلوم نہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کس نے اسکی آنکھیں کھولی ہیں۔ وہ بالغ ہے اُسی سے پوچھو وہ خود بتائے گا۔ اُنہوں نے اپنی ساری ذمہ داری بیٹے پر ڈال دی کیونکہ اُن میں مسیح کا اقرار کرنے کی جرات نہ تھی۔

ب۔ جب دھمکی سے دباؤ ڈالا جائے تو ہمیں کیا یاد رکھنا چاہیے؟ زبور 118:6

....

مضبوط رہیں اور بزدل کہلانے کی بجائے غلط کام نہ کریں۔ کسی طنز، خوف، غصہ والے الفاظ آپکو اپنے ضمیر کے خلاف راغب نہ کریں۔

مسیحی کردار مقصد کی مضبوطی میں ہو۔ ایسا ارادہ جسکو نہ زمین نہ جہنم موڑ سکے۔ جو دُنیاوی دلکشی کا اندھا ہو، جس پر خوف کا اثر نہ ہو اور لالچ کے قابو میں نہ آئے، پھر بھی غیر متوقع طور پر شیطان کی تدابیر سے گر جائے گا۔

ہمیں سب سے سخت مخالفت اُن ایڈونٹسٹ سے ہوگی جو خدا کی شریعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن یروشلیم کی دیواروں کے معماروں کی طرح ہم اپنے کام سے شکائتوں کے ذریعے، پیغام رسانوں کے ذریعے جو کشمکش چاہتے ہیں، غلط قسم کی اشاعت کے ذریعے یا کسی قسم کی شیطانی تدابیر سے نہ تو راستے بدلیں اور نہ کسی قسم کی رکاوٹ آنے دیں۔

5- تاریخ دہرائی گئی

الف۔ وہ منظر بیان کریں جسکا خدا کے احکام ماننے والوں کو سامنا ہوسکتا ہے اور ہمیں اس کا جواب کیسے دینا ہے؟ مکاشفہ 17:12؛ اعمال 4:20-18

....

جیسے ہی کشمکش نئی جگہوں میں پھیلے گی اور لوگوں کو خدا کی پامال شریعت کی بلاہٹ ملے گی شیطان جوشیلا ہو جائے گا۔ جو طاقت پیغام کو حاصل کریگی مخالفوں کو پاگل بنا دیگی۔ پادری غیبی کوشش کریگا تاکہ روشنی کو روکے ایسا نہ ہو کہ وہ اُسکے گلہ پر پڑ جائے۔ وہ اہم سوالوں پر بحث کو دبانے کی کوشش کریں گے۔ کلیسیا، حکومت، روم کے پادری اور پروٹسٹنٹ سے اتحاد کریگی۔ جب اتوار کی تحریک کا فیصلہ ہوگا تو حکم (شریعت) ماننے والوں کے خلاف قانون بنایا جائے گا۔ اُنہیں ڈرایا جائے گا، جرمانے کئے جائیں گے، قید ہوگی، بعض کو عہدوں کا لالچ دیا جائے گا۔ اور اُن کا جواب ہوگا 'ہماری غلطی خدا کے کلام سے ہمیں دکھاؤ'۔ ایسے حالات میں مارٹن لوتھر نے بھی یہی کہا تھا۔ جو عدالتوں میں طلب کئے جائیں گے وہ سچائی سے اپنی پشت پناہی کریں گے۔ کچھ جو اُنکی بابت سُنیں گے خدا کے حکموں پر عمل کرنے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس طرح ہزاروں تک روشنی پہنچ جائے گی ورنہ وہ کبھی سچائی کو نہ جان سکتے۔

ب۔ مخالفت کا سامنا کرتے ہوئے ہمیں ذہن میں کیا یاد رکھنا ہے؟
یوحنا 39:9؛ اعمال 33:4؛ متی 28:10

....

''رسول دھمکیوں سے یا ڈر سے رُک نہیں سکتے تھے''۔

ذاتی نظرِثانی کے سوالات

1- یہودی رہنما بیماروں اور مصیبت زدہ کو کیسے پہچانتے تھے؟
2- اندھے آدمی کا کس نے اور کس چیز سے علاج ہوا؟
3- اندھے آدمی کے پڑوسی کیوں اُلجھن میں پڑ گئے؟
4- علاج کے بعد آدمی کو کن حالات کا سامنا کرنا پڑا؟
5- اُسکے والدین کو جس جال میں پھنسایا گیا میں اُس سے کیسے بچ سکتا ہوں؟

سبت، جون 7, 2025

پہلے سبت کا چندہ تامل ناڈو (بھارت) دوگرجہ گھروں کیلیئے

علم آثار قدیمہ کی شہادت بتاتی ہے کہ 2600 ق۔م میں سندھ کی اعلیٰ شہری تہذیب برصغیر میں تھی جسے آج بھارت کہتے ہیں۔ بڑا مذہب ہندو رہا ہے (79.8%) اسلام (14.2%) مسیحی (2.3%) سکھ (1.7%) اور دوسرے۔ 1987 میں شمالی بھارت میں پہلی مرتبہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ریفارم موومنٹ کی جنرل کانفرنس کا پہلا اجلاس ہوا۔

بھارت کی جنوبی ریاست تامل ناڈو صنعت اور زراعت کا گڑھ ہے۔ بہت سالوں سے یہاں خدا کا کام ہو رہا ہے۔ لیکن زیادہ آبادی کے باعث (72 ملین) کام بہت دور تک جانا ہے۔

بھارت کی 2001 کی مردم شماری کے مطابق پٹی ویران پٹی کی آبادی 7,744 ہے اور اوسط شرح خواندگی 83% ہے جو کہ قومی اوسط (59.5) سے بھی زیادہ ہے۔

بڑے ذرائع آمدنی میں کافی، کیلا، مالٹا، الائچی، مرچ اور دوسرے مصالحہ جات شامل ہیں۔

پالا پٹی ایک اور بڑا گاؤں ہے جس کی آبادی 13,701 ہے۔

1998 سے ایک مبلغ پریا کلم نے خاص طور پر ان دوجگہوں میں ممبران کی تعداد میں اضافہ کرنے میں بڑی مدد دی ہے۔ کرایہ کے مکانوں میں بڑی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے اوپر جن دوجگہوں کا ذکر کیا ہے وہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ عبادات کیلیئے اُنکی اپنی جگہ ہونی چاہیے۔

نبوت کی روح سے بھارت ایک ایسی جگہ ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی خدا اور اُس کے پیار کے بارے جو مسیح میں ظاہر کیا ہے سُنا نہیں ہے۔ لیکن یہ علم حاصل کرنا اُن کا حق ہے۔ وہ ہمارے ساتھ نجات دہندہ کے رحم کے مساوی حقدار ہیں۔

اس لئے ہم دُنیا بھر سے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا کیلیئے روشنی کے گھروں کی تعمیر میں دل کھول کر مدد کریں تا کہ خدا کے حکموں میں جو خلا پیدا ہو گیا ہوا ہے وہ پورا ہو۔ اس کے علاوہ ہم مصیبت زدہ انسانیت کیلیئے بھی رحم کے طلبگار ہیں۔

شکریہ آپکا، خدا آپکے تحائف کو اور دینے والوں کو بڑی برکت دے۔

پٹی ویران پٹی اور پالا پٹی سے آپکے بھائی اور بہنیں

روحانی اندھے پن کا سامنا کرنا

حفظ کرنے کی آیت: ''اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائے گا مگر جو کفر روح کے حق میں ہو وہ معاف نہ کیا جائے گا۔ اور جو کوئی ابنِ آدم کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ تو اُسے معاف کی جائی گی مگر جو کوئی روح القدس کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ اُسے معاف نہ کی جائے گی نہ اس عالم میں نہ آنے والے میں''۔ متی 31,32:12

خدا نہ تو آدمیوں کی آنکھوں کو اندھا کرتا ہے اور نہ اُنکے دلوں کو سخت کرتا ہے۔ وہ اُنہیں اپنی غلطیوں کو درست کرنے کیلیئے روشنی دیتا ہے اور محفوظ راستوں پر راہنمائی کرتا ہے۔ اسی روشنی کو رد کرنے سے آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اور دل سخت ہو جاتے ہیں۔

اتوار جون 1

1- دہرایا گیا سوال

الف۔ دوسری مرتبہ نوجوان کو بلانے پر جسکی نظر مسیح نے بحال کر دی تھی فریسیوں نے اُسے کس بات پر مجبور کرنے کی کوشش کی؟ یوحنا 24:9

....

فریسیوں نے محسوس کیا کہ جو کام مسیح نے کیا ہے وہ اُس کی مشہوری کر رہے ہیں۔ معجزہ سے وہ انکار نہیں کر سکتے تھے۔ اندھا آدمی خوش بھی تھا اور شکر گزار بھی۔ اُس نے فطرت کا عجیب کام دیکھا تھا۔ وہ زمین کی خوبصورتی اور آسمان کو دیکھ کر بہت خوش تھا۔ وہ بڑی آزادی سے اپنے تجربہ کو بیان کر رہا تھا اور وہ اُسے خاموش رہنے کی کوشش کر رہے تھے یہ کہتے ہوئے 'خدا کی تعریف ہو'، لیکن ہم اس آدمی کو جانتے ہیں کہ یہ گنہگار ہے۔ اس لئے دوبارہ یہ نہ کہنا کہ اس آدمی نے تمہیں بینائی دی ہے۔ یہ تو خدا نے کیا ہے۔

ب۔ نوجوان نے کونسی لاکلام دلیل دی؟ یوحنا 25:9

....

2- دہرایا گیا سوال (جاری ہے)

الف ۔فریسیوں نے آدمی سے جس کی نظر بحال ہوگئی تھی دوبارہ کیا پوچھا۔اُن کا اصل مقصد کیا تھا؟ یوحنا 26:9

....

فریسیوں نے دوبارہ پوچھا، ' اُس نے تم سے کیا کیا؟ اُس نے تمہاری آنکھیں کیسے کھولیں؟ بہت سے الفاظ بول کر اُنہوں نے اُسے کیسے پریشان کرنے کی کوشش کی تا کہ وہ بہک جائے۔شیطان اور اُس کے بدکار فرشتے اُنکی طرف تھے۔وہ چاہتے تھے کہ اُس پر مسیح کی مخالفت کا اثر ہو۔وہ صاف گو قائیلیت ختم کرنا چاہتے تھے جو اُن میں گہری ہوتی جارہی تھی۔

ب۔آدمی نے کیا جواب دیا،تحریک دینے کیلئے اُس کے پاس کون کھڑا تھا؟ یوحنا 27:9

....

نظر بحالی والے آدمی کے پاس اُسے طاقت دینے کیلئے خدا کے فرشتے تھے۔فریسی نہیں جانتے تھے کہ وہ ایک جاہل سے بات نہیں کر رہے تھے جو اندھا پیدا ہوا تھا۔وہ نہیں جانتے تھے کہ کس سے اُلجھ رہے ہیں۔اندھے آدمی کی روح کے خانوں میں الٰہی روشنی چمک رہی تھی۔جب یہ ریاکار اُسے بے ایمان بنانا چاہتے تھے تو خدا نے اُسے جواب دینے کی طاقت دی کہ اُسے جال میں پھنسایا نہیں جا سکتا۔

ج۔آج بھی ہمیں اسی قسم کی مدد کا یقین ہے؟ لُوقا 11,12:12

....

اب آپ اپنی بائبلیں کھول کر خدا کے سامنے جائیں اور خدا سے درخواست کریں۔آپکی سمجھ کی قوت تیز ہونی چاہیے۔آپ سچائی کے حقیقی اصول جاننا چاہتے ہیں۔پھر جب آپ اپنے مخالفین سے ملیں گے تو اپنی طاقت میں نہیں ملیں گے۔خدا کے فرشتے آپ کے پاس کھڑے ہونگے اور جو سوال آپ سے پوچھا جائے اُس کا جواب دینے میں مدد دیں گے۔ساتھ ہی ساتھ شیطان بھی آپکے مخالفین کے پاس کھڑا ہوگا تا کہ آپ مشتعل ہو کر غلط باتیں کریں۔لیکن آپکی گفتگو ایسی ہونی چاہیے کہ شیطان آپکے الفاظ کا فائدہ نہ اُٹھا سکے۔

3- دیدہ دانستہ اندھے کے سامنے ہمت

الف۔نوجوان جو بحال ہو چکا تھا اُسے دھوکہ دینے میں ناکامی کے بعد اُنہوں نے اُسے گھٹیا بنانے کی کوشش کی،ایسی جہالت ہمیشہ تاریخ میں موجود رہی ہے؟ یوحنا 28,29:9; اکرنتھیوں 18,19,26-28:1

ہر پشت میں خدا نے اپنی کلیسیا میں خاص سچائی اور خاص کام رکھا ہے۔ سچائی جو دنیاوی عقلمندوں اور ہوشیار لوگوں سے چھپی ہے وہ حلیم اور بچوں جیسے لوگوں سے ظاہر ہے۔ وہ خود نثاری چاہتی ہے۔اُسے جنگیں لڑنا اور فتوحات حاصل کرنا ہے۔شروع سے اس کی وکالت کرنے والے نہ ہونے کے برابر ہیں۔عظیم آدمیوں اور کلیسیاؤں کو مخالفت اور نفرت کا سامنا رہا ہے۔

اس پشت میں مذہب کے بڑے رہنماؤں کی تعریف کی آوازیں ہیں اور یادگاریں بنائی جاتی ہیں جنہوں نے صدیوں پہلے سچائی کا بیج بویا۔آج بھی بہت سے منہ نہیں موڑتے کہ بڑھتا کام کمزور ہو جو آج بھی اُسی بیج سے ہے۔ پرانی پکار دہرائی جاتی ہے۔ہم جانتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ سے گفتگو کی، جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے(مسیح اُن پیغام رسانوں میں جو وہ بھیجتا ہے) ہم نہیں جانتے وہ کہاں سے ہے۔(یوحنا 29:9) قدیم زمانوں میں آج کیلئے خصوصی سچائی ملتی ہے، پاک بزرگ لوگوں کے ذریعے نہیں بلکہ اُن مرد،خواتین کے ذریعے جو بہت پڑھے لکھے نہ تھے۔

ب۔اس نوجوان آدمی اور دوسرے ایمانداروں کی سنجیدہ گواہی سے ہم کیا مثال سیکھ سکتے ہیں؟
یوحنا 30-33:9; اعمال 19,20:4

فضل کی روح سے اور خدا کے پیار میں ہمیں آدمیوں کو اس حقیقت سے آشنا کرانا ہے کہ خداوند خدا آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور ساتواں دن خدا کا سبت ہے۔

خدا کے نام میں ہمیں اُس کا جھنڈا لہرانا ہے اور اُسکے کلام کی تقلید کرنی ہے۔ جب اختیارات والے حکم دیں کہ یہ کام نہیں کرنا ہے، جب وہ خدا کے حکموں پر عمل نہ کرنے اور مسیح پر ایمان نہ رکھنے سے منع کریں تو ضروری ہوگا ہم ویسا ہی کہیں جیسا رسولوں نے کہا تھا 'آیا خدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سُنیں۔کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سُنا ہے وہ نہ کہیں'۔اعمال 19,20:4

4- تاریک روّیے،تاریک اعمال

الف۔فریسی شہادت کو ماننے کیلیئے تیار نہ تھے تو اُنہوں نے اُس نوجوان سے کیا کیا جس نے اپنی شفا کی شہادت دی؟ یوحنا 34:9

....

آدمی اپنی بات کے بارے اپنے محتسب سے ملا۔ اُسکے دلائل کا کوئی جواب نہ تھا۔فریسی حیران تھے اُسکے ٹھوس الفاظ کے سامنے اُن پر سحر طاری ہوگیا۔چند لمحوں کیلیئے خاموشی ہوگئی۔پھر کاہنوں اور ربیوں نے اپنے چوغے پہن لئے تاکہ اُس گندے سے اُنکا ملاپ نہ ہو،اُنہوں نے پاؤں سے گرد جھاڑی اور اُسکے خلاف دھمکی دی ''تو سراسر گناہ میں پیدا ہوا اور ہمیں سکھاتا ہے''۔اور اُنہوں نے اُسے مذہب کے حقوق سے خارج کر دیا۔

ب۔اس کے مقابلہ میں مسیح نے نوجوان آدمی سے کیسا سلوک کیا؟ یوحنا 9:38-35

....

آدمی شکرگزاری کیلیئے نجات دہندہ کے قدموں میں گر گیا۔نہ صرف اُسکی قدرتی نظر بحال ہوگئی بلکہ اُسکی سمجھ وسیع ہوگئی۔مسیح اُسکی زندگی میں ظاہر ہوگیا اور اُسنے تسلیم کرلیا کہ وہ خدا کی طرف سے بھیجا ہوا تھا۔

ج۔نافرمان باغیوں کو نکالے جانے اور مسیح کو رد کرنے والے ضدی اندھوں کا خدا کے فرمانبرداروں کو نکالنے میں کیا فرق ہے؟ اسلاطین 9:9-6; زبور 3:11; متی 31,32:12

....

کسی آدمی کو مذہب سے خارج نہیں کیا جا سکتا جب تک وہ خود محسوس نہ کرے کہ خدا کی طرف سے اُسکی مذمت کی گئی ہے۔

جس کسی کو خدا سچائی پیش کرنے کیلیئے چُنتا ہے خاص طور سے جو اُنکے وقت کے مطابق ہو تو اُنکو لازمی مخالفت کا سامنا ہوتا ہے۔لُوتھر کے زمانہ میں بھی موجودہ سچائی تھی،سچائی،اُس وقت خصوصی اہمیت کیلیئے اور آج بھی کلیسیا کیلیئے موجودہ سچائی ہے۔جو اِس وقت سچائی کو پیش کرتے ہیں اُنہیں توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ اُنہیں قدیم اصلاح کاروں سے زیادہ سہولت ملے گی۔سچ اور باطل میں،مسیح اور شیطان کے درمیان عظیم کشمکش دُنیا کی تاریخ کے ختم ہونے تک شدت سے بڑھتی جائے گی۔

جمعرات   جون 5

5- بابرکت بمقابلہ روشنی کے مطابق عدالت

الف۔ مسیح نے اپنے کام کے نتیجہ کے بارے کیا کہا؟ یوحنا 39:9

....

فریسیوں کا ایک گروہ نزدیک جمع ہوگیا، اُنہیں دیکھ کر مسیح کے ذہن میں آیا کہ اُسکے الفاظ اور کاموں کا اثر کبھی ظاہر ہوگا۔ مسیح اندھوں کو آنکھیں دینے اور تاریکی میں پڑے ہوؤں کو روشنی دینے آیا ہے اور جو معجزہ جو کیا گیا اُسکے کام کی شہادت تھی۔ جن لوگوں نے مسیح کی آمد کو دیکھا اُنہیں الٰہی موجودگی کا مکمل اظہار دکھایا گیا جو اس سے پہلے کسی نے نہ دیکھا تھا۔ خدا کے بارے علم زیادہ کامل طریقہ سے ظاہر ہوا۔ اس مکاشفہ میں آدمیوں کی عدالت جاری تھی۔ اُنکے کردار کی آزمائش ہوئی اور قسمت کا فیصلہ ہوا۔

ب۔ مسیح کے الفاظ پر فریسیوں کا ردعمل کیسا تھا؟ یوحنا 40:9 اپنے خطاب کے دوران مسیح نے اُنکے اندھے پن کو کیسے ظاہر کیا؟ یوحنا 41:9

....

اندھے آدمی کو دی گئی قدرتی اور روحانی نظر نے فریسیوں کو مزید تاریکی میں ڈال دیا اگرچہ یہ روحانی طاقت تھی۔ اگر خدا آپ کیلئے یہ ناممکن بنا دے کہ آپ سچائی کو نہ دیکھ سکیں تو آپکا کوئی جرم نہیں ہوگا۔ لیکن آپ کہتے ہو "ہم دیکھتے ہیں۔ آپ اپنے آپکو دیکھنے کے قابل سمجھتے ہیں لیکن ذرائع کو رد کر دیتے ہو جس کے ذریعے تم نظر حاصل کر سکتے ہو۔ جنہوں نے ضرورت محسوس کی مسیح لامحدود کی مدد لے کر آیا۔ فریسیوں نے ضرورت کا اعتراف نہ کیا، اُنہوں نے مسیح کے پاس آنے سے انکار کیا اسلئے اُنہیں اندھے پن میں چھوڑ دیا گیا۔ اس اندھے پن کے وہ خود مجرم تھے مسیح نے کہا تمہارا گناہ رہے گا"

جمعہ   جون 6

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- جو آدمی پہلے اندھا تھا اُسے فریسیوں نے کس بات پر قائل کرنے کی کوشش کی؟
2- ایمان نہ لانے والے فریسیوں کو کون استعمال کر رہا تھا؟
3- نوجوان آدمی کو واضح اور قائل کرنے میں کس نے مدد دی؟
4- جب اُس نے کھلم کھلا اور ہمت سے مسیح کا قرار کیا تو کیا ہوا؟
5- بدترین اندھے پن کی قسم کیا ہے اور کیوں؟

سبق نمبر 11 سبت، جون 2025,14

مسیح، اچھا چرواہا

حفظ کرنے کی آیت: ''اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہے''۔ یوحنا 11:10

مسیح دروازہ بھی ہے اور چرواہا بھی۔ وہ خود اس میں داخل ہوتا ہے۔ اپنی قربانی کے باعث وہ بھیڑوں کا چرواہا بن جاتا ہے۔

اتوار جون 8

1- چور اور چرواہا

الف۔ مسیح نے چور اور چرواہے میں فرق کیسے ظاہر کیا، اُس نے کونسے روحانی سبق کی تشریح کی؟ یوحنا 1,2:10

....

مسیح نے ان پیشگوئیوں کو مسیحا کی پادریوں جیسی خدمت پر اطلاق کیا جن کا ذکر یسعیاہ 9-11:40; زبور 1:23 اور حزقی ایل 16,23,25,28:34 میں پایا جاتا ہے۔ اُس نے اپنے کردار اور اسرائیل کے رہنماؤں کے کردار کا مقابلہ دکھایا۔ فریسیوں نے ریوڑ میں سے ایک نکال دیا ہے کیونکہ اُس نے مسیح کی قوت کی گواہی دینے کی جرات کی۔ اُنہوں نے ایک روح کو نکال لیا ہے جسکو سچا چرواہا اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ اس میں جو کام اُن کیلیئے کیئے گئے ہیں اُنہوں نے اپنے آپکو بے خبر ظاہر کیا ہے اور ریوڑ کا نالائق چرواہا ثابت کیا ہے۔ مسیح اب اُن کے سامنے اُن میں اور اچھے چرواہے میں فرق رکھتا ہے۔ وہ اپنے آپکو خدا کے ریوڑ کا اصل محافظ مقرر کرتا ہے۔

مسیح ہم سے پیار کرتا ہے کیونکہ ہم بے بس اور محتاج ہیں۔

ب۔ چرواہے اور بھیڑ میں کیسا تعلق موجود ہے؟ یوحنا 3,4:10 ایک اجنبی کے سامنے بھیڑ کیا کریگی؟

....

2- باڑے کا دروازہ

الف۔ مسیح نے فریسیوں سے اپنا مقابلہ کیسے ظاہر کیا ہے؟ یوحنا 10:10-7

....

مسیح ، خدا کے باڑے کا دروازہ ہے۔ ابتدائی زمانوں سے اُسکے بچے اس دروازے سے داخل ہوتے رہے ہیں۔ مسیح میں جیسے نمونہ میں دکھایا گیا ہے، جیسے علامتوں کا سایہ ہے، جیسے نبیوں کے مکاشفہ میں اظہار ہے، جیسے اُسکے شاگردوں کو دیئے اسباق سے واضح ہے اور اُن معجزات سے جو انسان کیلئے کیئے گئے ہیں خدا کے برّہ کو دیکھا گیا جو دُنیا کے گناہ اُٹھالے جاتا ہے(یوحنا 29:1) اور اُسکے ذریعے ہی اُسکے فضل کے باڑہ میں شامل کیئے جاتے ہیں۔ رسم ورواج سے اور طرزِ طریق سے جو بنایا گیا ہے جس سے آدمیوں کو خدا کے ساتھ تسلی کی اُمید ہے وہ باڑے میں شامل ہوتے ہیں۔

فریسی دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔ وہ باڑے پر مسیح کی بجائے کسی اور طرح سے چڑھے ہیں۔ وہ سچے چرواہے کا کام نہیں کررہے تھے۔ کاہنوں اور حکمرانوں، ربیّوں اور فریسوں نے زندہ چراگاہوں کو برباد کیا اور زندگی کے پانی کے چشمہ کو گندہ کیا۔ تحریک سے جھوٹے چرواہوں کا علم ہوتا ہے۔ بیماروں کو طاقت نہیں ملی نہ اُنہیں شفا ہوئی، ٹوٹے ہوئے کو تم نے جوڑا نہیں، جسے دھکیل دیا گیا اُسے واپس نہیں لائے اور تم نے اُن پر طاقت اور ظلم سے حکمرانی کی ہے۔ (حزقی ایل 4:34)

ب۔ سچے چرواہے اور مزدور میں کیا فرق ہے؟ یوحنا 10:13-11

....

ایسے آدمی درکار ہیں جو خطاب کرسکیں، لیکن خدائی کے راز کے بارے علم بھی رکھتے ہوں۔ اور جو لوگوں کی اشد ضرورت کو بھی محسوس کرسکیں، جو مسیح کا خادم ہونے کی حیثیت سے اپنی حیثیت کو جان سکیں اور خوشی سے صلیب اُٹھالیں جیسا اُس نے اُٹھانا سکھایا ہے۔

یہ بہت ضروری ہے کہ پاسٹر لوگوں میں گھل مل جائے اور مختلف فطرت کے لوگوں سے واقف ہو۔ اُسے اُنکے ذہن کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ سُننے والوں کے مطابق سکھائے۔ پھر وہ لوگوں کی فطرت اور ضرورت کو باریکی سے جان سکے گا۔

3- انتہائی اچھا چرواہا

الف۔ مسیح نے اچھے چرواہے کی اور کیا صفت بتائی؟ یوحنا 14,15:10

....

جس طرح زمینی چرواہا اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے اسی طرح الٰہی چرواہا جانتا ہے کہ دُنیا میں اُسکی بھیڑیں کہاں بکھری ہوئی ہیں۔ ''تم اَے میری بھیڑو، میری چراگاہ کی بھیڑو انسان ہو اور میں تمہارا خُدا ہوں خُداوند فرماتا ہے''۔ (حزقی ایل 31:34) مسیح فرماتا ہے ''میں نے تیرا نام لے کر تجھے بُلایا ہے تو میرا ہے''۔ (یسعیاہ 1:34) ''دیکھ میں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے''۔ (یسعیاہ 16:49)

مسیح ہمیں ذاتی طور پر جانتا ہے، وہ ہماری کمزوریوں سے متاثر ہوتا ہے۔ وہ ہمارے ناموں سے ہمیں جانتا ہے۔ وہ اُس گھر کو جانتا ہے جس میں ہم رہتے ہیں، ہمارے پیشے کو جانتا ہے۔ میں نے اپنے خادموں کو کئی مرتبہ ہدایت دی ہے کہ فلاں شہر کی فلاں گلی میں جاؤ، فلاں گھر میں جا کر میری بھیڑ کو لاؤ۔

وہ ایک ایک روح کو جانتا ہے جیسے صرف وہ ہے جسکے لئے نجات دہندہ مر گیا۔ وہ ہر ایک کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ وہ آیا تاکہ تمام آدمیوں کو اپنی طرح کھینچ لے۔ وہ اُنہیں حکم دیتا ہے ''میرے پیچھے آؤ'' اُس کی روح اُنہیں کھینچ لیتی ہے۔ کچھ انکار کر دیتے ہیں۔ مسیح اُنہیں جانتا ہے۔ وہ اُنہیں بھی جانتا ہے جو اُس کی پکار خوشی سے سُنتے ہیں۔ وہ ہر ایک کی فکر کرتا ہے جیسے دُنیا میں اور کوئی ہے ہی نہیں۔

ب۔ دوسری کس بھیڑ کیلئے مسیح نے فکر کی؟ یوحنا 16:10

....

'مسیح نے اُن روحوں کی بابت سوچا جو جھوٹے چرواہے کی وجہ سے بھٹک گئی تھیں جن کو وہ اپنی چراگاہ کی بھیڑیں اپنے لئے جمع کرنا چاہتا تھا جو بھیڑیوں کے درمیان بکھری ہوئی تھیں۔ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے اُنکو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سُنیں گی اور پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔' یوحنا 16:10

تمام کلیسیاؤں میں خدا کے ہیرے ہیں اور ہمیں مذہبی دُنیا میں ایمانداروں کی ملامت نہیں کرنا ہے۔ اسی حلیمی اور پیار سے اُنکے سامنے سچائی پیش کرو جو مسیح میں ہے۔ آدمیوں کو پاکیزگی اور لگن دیکھنے دو۔ اُنہیں مسیح کی طرح کا کردار دیکھنے دو تو پھر وہ سچائی کی طرف کھنچے آئیں گے۔

4- الٰہی طاقت

الف۔ مسیح نے کیا بتایا کہ اس میں کونسی الٰہی طاقت ہے؟ یوحنا 17,18:10

....

'باپ مجھ سے اسلیئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تا کہ اُسے پھر لے لُوں'۔ میرے باپ نے بھی تم سے محبت رکھی اور وہ مجھ سے زیادہ محبت رکھتا ہے کیونکہ میں تمہاری نجات کیلیئے اپنی جان دیتا ہوں۔تمہارا عوضی بننے سے اور تمہارے گناہوں کی ذمہ داری لینے سے باپ مجھ سے محبت رکھتا ہے۔

میں اپنی جان دیتا ہوں تا کہ اُسے پھر لے لوں۔کوئی اُسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اُسے آپ ہی دیتا ہوں۔ مجھے اُسے دینے کا بھی اختیار ہے اور پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔انسانی خاندان کا ممبر ہوتے ہوئے وہ فانی تھا، خدا ہوتے ہوئے وہ دنیا کیلیئے زندگی کا چشمہ تھا۔وہ موت کی مزاحمت کر سکتا تھا اور اُسکے قبضہ کا انکار کرسکتا تھا لیکن اُس نے رضا کارانہ طور پر اپنی جان دی۔اُس نے دُنیا کے گناہ اُٹھائے ،لعنت برداشت کی اور اپنی جان دی تا کہ انسان ابدی موت سے بچ جائے۔اُس کی تحقیر کی گئی ۔اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھالیں۔ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہم بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہیں۔ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا لیکن خدا نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی۔ یسعیاہ 4-6:53

ب۔کس وجہ سے لوگ مسیح کی پیروی کرتے ہیں؟ یوحنا 27:10; ایوحنا 10,19:4

....

نہ تو سزا کے خوف سے اور نہ ابدی اجر کی اُمید میں مسیح کے شاگرد اُسکی پیروی کرتے تھے۔وہ نجات دہندہ کے اُس کی زمینی زندگی کے دوران اُس کے لاثانی پیار کو دیکھتے تھے جو بیت الحم کی چرنی سے کلوری کی صلیب تک ظاہر تھا۔اُسکی شخصیت دلکش تھی جو روح کو ملائم اور مغلوب کر لیتی تھی۔دیکھنے والے کے دل میں پیار جاگ اُٹھتا ہے، وہ اُسکی آواز سُنتے ہیں اور اُسکے پیروکار بن جاتے ہیں۔

ہم زمین پر اُسکی زندگی کے بارے سوچتے ہیں، ہمارے لئے اُسکی قربانی، آسمان پر ہماری خاطر وکالت اور اُن کیلیئے گھروں کی تیاری جو اُس سے پیار کرتے ہیں۔ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں 'مسیح کا کتنا بلند اور گہرا پیار ہے!

جمعرات   جون 12

5- نجات کی کامل اُمید

الف۔ مسیح اپنی بھیڑوں کو کونسی اُمید دیتا ہے؟ یوحنا 28,29:10

....

اگرچہ وہ اب خدا کی حضوری میں ہے اور کائنات کے تخت کا حصہ دار ہے، مسیح اپنی رحمدل فطرت کو بھولا نہیں ہے۔ آج بھی انسانی مصائب کیلیئے اُسکا دل کھلا ہے۔ آج بھی اُسکا چھیدا ہوا ہاتھ دُنیا کے لوگوں کو ہمدردی کے باعث زیادہ برکت دینا چاہتا ہے۔ وہ کبھی ہلاک نہ ہونگے نہ کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین سکے گا۔ جس نے اپنے آپکو مسیح کے سپرد کیا وہ اُسکی نظر میں دُنیا سے زیادہ قیمتی ہے۔ نجات دہندہ نے کلوری کا دکھ جھیلا ہے اور وہ کسی ایک کو بھی نہیں بھولے گا جس کیلیئے اُس نے جان دی۔

ب۔ ہماری نجات کی روحانی حفاظت اور اُمید کا انحصار کس پر ہے؟ رومیوں 31-39:8

....

آسمانی عدالتوں میں مسیح اپنی کلیسیا کی وکالت کر رہا ہے اور اُنکی بھی جن کیلیئے اُس نے اپنے خون کی قیمت ادا کی ہے۔ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اُسکی قربانی میں کمی نہیں آئی ہے۔ ہماری اپنی کوششوں سے ہم نجات حاصل نہیں کر سکتے تھے اسلیئے وہ ہمیں مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ ہماری اُس پر پکڑ کمزور محسوس ہو سکتی ہے لیکن اُس کا پیار بڑے بھائی جیسا ہے جب تک ہم اُسکے ساتھ متحد ہیں کوئی ہمکو اُسکے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔

جمعہ   جون 13

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- ایک بھیڑ اور ایک چور کے کردار کا موازنہ کریں۔

2- اور کونسی علامات سے مسیح نے اپنی شناخت کروائی؟

3- اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے؟

4- بھیڑ اجنبی کی بجائے چرواہے کے پیچھے کیوں جاتی ہے؟

5- بتائیں ہم نجات کی اُمید کیسے کر سکتے ہیں؟

سبق نمبر 12 — سبت، جون 21 ,2025

یسوع اور لعزر

حفظ کرنے کی آیت: ''خداوند کی نگاہ میں اُس کے مقدسوں کی موت گراں قدر ہے''۔
زبور 15:116

مسیح میں زندگی ہے، اصل، ادھار نہیں لی گئی نہ ماخوذ ہے۔ مسیح کی الوہیت ایمانداروں کیلئے ابدی زندگی کی اُمید ہے۔

اتوار — جون 15

1- بیت عنیاہ کا خاندان

الف۔ بیت عنیاہ کے قصبہ میں مسیح کے پاس کونسے شاگرد تھے؟ یوحنا 5:11

....

....

بیت عنیاہ کے خاندان سے مسیح کا بہت مضبوط پیار تھا اور اُن میں سے ایک کیلئے اُس نے بڑا عجیب کام کیا۔ لعزر کے گھر میں مسیح اکثر آرام کیا کرتا تھا کیونکہ نجات دہندہ کا اپنا کوئی گھر نہ تھا۔ اُس کا انحصار اکثر اپنے دوستوں اور اُسکے شاگردوں کی مہمان نوازی پر ہوتا تھا۔ جب وہ انسانی دوستی کا پیاسا ہوتا تھا تو وہ پُر امن گھر میں جا کر خوشی محسوس کرتا تھا کیونکہ وہ فریسیوں کے حسد اور ناراضگی سے دور ہو جاتا تھا۔ یہاں اُسے پاک اور پُر خلوص استقبال ملتا تھا۔ یہاں وہ آزادی کے ساتھ گفتگو کر سکتا تھا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اُسکی گفتگو کو سمجھا بھی جائے گا اور اُسے محفوظ بھی رکھا جائے گا۔

ب۔ اپنی بہترین برکات کے ساتھ خدا کس قسم کے گھر میں حاضر ہوتا ہے؟ امثال 33:3

....

....

ہمارے نجات دہندہ کو ایسا گھر پسند تھا جہاں خاموشی ہو اور دلچسپی سے سُننے والے ہوں۔ وہ انسانی ہمدردی، ادب اور پیار کو پسند کرتا تھا۔ جو آسمانی ہدایت حاصل کرتے تھے اُنہیں وہ بڑی برکات دیتا تھا۔

2- لعزر بیمار پڑ جاتا ہے

الف ۔ جب لعزر بیمار پڑ گیا تو اُس کی بہنوں نے کیا کیا اور اُنہیں اس کا کیا جواب ملا؟ یوحنا 11:4-1

....

....

جب لعزر بیمار پڑ گیا تو اُسکی بہنوں نے اُسے یہ کہہ کر بلایا کہ دیکھ جسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے۔ اُنہوں نے اپنے بھائی کی بیماری کو شدید محسوس کیا لیکن اُنہیں معلوم تھا کہ مسیح ہر قسم کی بیماری سے شفا دے دیتا ہے اسلئے اُسکی فوری حاضری طلب نہ کی صرف بھائی کی حالت کا بتایا' دیکھ جسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے'۔ اُنکا خیال تھا کہ وہ اُنکے پیغام کا فوری جواب دیگا اور بہت جلد بیت عنیاہ پہنچ جائے گا۔ وہ مسیح کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ اور جب تک بھائی میں زندگی کا سانس تھا وہ دُعا کرتی رہیں اور اُمید کرتی تھیں کہ مسیح کب آئے۔ یسوع نے پیغام کا جواب دیا یہ بیماری موت کی نہیں اس لئے اُنہیں اُمید تھی کہ لعزر زندہ رہے گا۔ اسی اُمید میں اُنہوں نے اُمید اور ہمت افزائی کے الفاظ بولے جبکہ بیمار قریباً بے ہوش تھا۔

ب ۔ اگلے چند دن میں مسیح کے الفاظ اور عمل بیان کریں۔ یوحنا 11:8-5

....

....

اگلے دو دن میں مسیح نے پیغام کو ذہن سے نکال دیا کیونکہ لعزر کے متعلق کوئی بات نہ ہوئی۔ شاگردوں نے یوحنا اصطباغی کے بارے سوچا جو مسیح کا پیش رو تھا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ مسیح جس میں معجزات کی طاقت ہے نے کیوں یوحنا کو قید میں کمزور ہونے اور شدت کی موت کیلئے چھوڑ دیا ہے۔ مسیح نے یوحنا کی جان کیوں نہیں بچائی۔ یہ سوال فریسیوں نے بھی کئی مرتبہ پوچھا تھا جب مسیح نے ابنِ خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ نجات دہندہ نے شاگردوں کو آزمائشوں اور عذاب کے بارے اگاہ کیا تھا کیا وہ اُنہیں آزمائش میں بھول جائے گا۔ بعض نے سوال کیا، کیا ہم تیرے کام کو سمجھ نہیں سکے۔

شاگردوں نے پوچھا اگر مسیح کو یہودیہ جانا ہی تھا تو اُس نے دو دن انتظار کیوں کیا۔ اُنکے ذہنوں میں بڑی تشویش تھی آنے والے وقت میں وہ کسی خطرے کو دیکھ رہے تھے۔

3- مایوسی اُمید میں تبدیل ہو جاتی ہے

الف۔ہم بے وقت پیغام پر کس طرح تنقید کر سکتے ہیں۔مسیح نے لعزر کی بیماری کے سلسلے میں واقعات کو کیسے سنبھالا؟ یوحنا 9,10:11

....

جو مسیح کے مددگار رہے ہوں لیکن جنہوں نے پیغام رسانوں اور پیغام کو ٹھوکر ماری وہ اپنا طرزِ عمل کھو دیں گے۔ وہ اندھیرے میں چلیں گے تو ٹھوکر کھائیں گے۔اُنکے ذہن میں معمولی باتیں ہوتی ہیں اور وہ خدا کے ساتھ کام کرنے کے بابرکت موقعوں کو کھو دیتے ہیں۔

ب۔مسیح اپنے شاگردوں کو کونسا حیران کن مکاشفہ دے رہا تھا لیکن اُنہوں نے اُسکے الفاظ کی تشریح کیسے کی؟ یوحنا 11,12:11

....

اس کے بعد اُس نے اُن سے کہا، ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے لیکن میں اُسے جگانے جاتا ہوں۔ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ کتنے پُر اثر الفاظ ہیں! ہمدردی سے بھرے الفاظ! اُنکا مالک ذمہ داری نبھانے یروشلیم جا رہا تھا اور شاگرد بیت عنیاہ کے خاندان کو قریباً بھول چکے تھے۔لیکن مسیح نہیں بھولا تھا۔ شاگردوں کو اپنے اوپر ملامت محسوس ہوئی۔ وہ مایوس ہو گئے تھے کیونکہ مسیح نے پیغام کا خوش خوش جواب نہیں دیا تھا۔اُنہیں یہ سوچنے کی آزمائش آئی کہ مسیح کو لعزر اور اُسکی بہنوں سے پیار نہ تھا اور پھر یہ خیال کیا کہ اگر مسیح کو پیار ہوتا تو وہ پیغام رساں کے ساتھ ہی چلا جاتا۔لیکن ان الفاظ نے کہ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے اُنکے ذہنوں میں اچھا اثر کیا۔ وہ قائل ہو گئے کہ مسیح تکلیف میں مبتلا اپنے دوستوں کو بھولا نہیں تھا۔

ج۔بتائیں کہ مسیح کے الفاظ کا اصل مطلب کیا تھا؟ یوحنا 13,14:11

....

مسیح اپنے ایماندار بچوں کی موت کو نیند سے نمائندگی دیتا ہے۔اُنکی زندگی مسیح کیساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہے اور جب تک آخری نرسنگا نہیں پھونکا جاتا جو مر جاتے ہیں وہ اُس میں سوتے رہیں گے۔

4 - انتظار، انتظار، انتظار

الف۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ لعزر مر گیا، مسیح بیت عنیاہ سے دور کیوں رہا؟ یوحنا 11:15

....

شاگرد مسیح کے الفاظ پر پریشان ہو گئے جب اُس نے کہا لعزر مر گیا۔ اور میں خوش ہوں کہ میں وہاں نہ تھا۔ کیا مسیح اپنی مرضی سے اپنے مصیبت زدہ دوستوں کے گھر نہ گیا؟ ظاہر تھا کہ مریم، مارتھا اور لعزرا کیلے رہ گئے۔ لیکن وہ اکیلے نہ تھے۔ مسیح کے سامنے پورا منظر تھا اور غمزدہ بہنوں کے ساتھ اُسکا فضل تھا۔ مسیح نے اُنکے ٹوٹے دلوں کو دیکھا جبکہ اُنکا بھائی اپنے مضبوط دُشمن موت سے کُشتی لڑ رہا تھا۔ بیت عنیاہ میں مسیح کے صرف پیارے نہ تھے بلکہ اُسکو اُنکا خیال بھی تھا۔ اُسکے شاگردوں کی بھی تربیت تھی کیونکہ اُنہیں دنیا میں اُنکے نمائندہ بننا تھا۔ اُنکی خاطر اُس نے لعزر کو مرنے دیا۔ اگر وہ بیماری میں ہی اُسے شفا دے دیتا تو وہ معجزہ جو اُس کے الٰہی کردار کا ٹھوس مثبت ثبوت تھا نہ کیا جاتا۔

ب۔ جس طرح عظیم شفا دینے والے نے اپنے دوست لعزر کو جو بیمار تھا مرنے دیا، اس سے ہم کیا محسوس کر سکتے ہیں؟ اکرنتھیوں 15:19-17; زبور 28:18

....

مسیح، بیماری پر اپنی طاقت کے مظاہرے تک محدود نہ رہا۔ اُس نے شفا کے سارے کام کو اُنکے دلوں میں پیار اور فیاضی کے اصول بھی گاڑے۔

اگر مسیح بیمار کے کمرے میں ہوتا تو لعزر کبھی نہ مرتا کیونکہ شیطان کی طاقت اُس پر نہ ہوتی۔ زندگی دینے والے کی موجودگی میں موت اُس پر اثر نہ کرتی۔ اس لئے مسیح دُور رہا۔ اُس نے دشمن کو اُسکی طاقت سے تکلیف دی تاکہ وہ اُسے شکست دے سکے۔ اُس نے لعزر کو موت کی حکمرانی میں رہنے دیا اور بہنوں کو کہ اپنے بھائی کو قبر میں دیکھیں۔ مسیح جانتا تھا کہ جب وہ اپنے مُردہ بھائی کا چہرہ دیکھیں گی تو نجات دہندہ میں اُنکے ایمان کی آزمائش ہو گی، اور وہ یہ جانتا تھا کہ جن تکلیف دہ حالات سے وہ گزر رہی تھیں تو اُنکا ایمان زیادہ طاقت سے چمکے گا۔ اُس نے اُنکی تکلیف کا درد برداشت کیا۔ اُس نے دیر کی اسلئے نہیں کہ وہ اُن سے کم پیار کرتا تھا لیکن کیونکہ وہ جانتا تھا کہ لعزر کیلئے، اپنے لئے اور اپنے شاگردوں کیلئے ایک فتح حاصل کرنا تھی۔

5- ہمیشہ ہماری توقع کے مطابق نہیں

الف۔ ہمیں خدا کے وفادار خادموں کی وفات کے بارے کیسا سوچنا چاہیے، چاہے وہ کیسے واقع ہوئی ہو؟ زبور 15:116 ایک مثال دیں۔

....

الیشع کو اپنے مالک کے پیچھے آتشی رتھ میں جانے نہ دیا گیا۔ خدا نے اُس پر ایک طویل بیماری بھیجی۔ اس لمبی مدت کے دوران انسانی کمزوری میں بھی اُس کا ایمان خدا کے وعدوں پر تھا۔ وہ اپنے گرد آسمانی پیغام رساں تسلی کیلئے دیکھتا تھا۔ اُسکا ایمان خدا پر بھروسے کیلئے پختہ ہو چکا تھا۔ جب موت نے اُسے پکارا وہ اپنی محنت سے آرام کیلئے تیار تھا۔

ب۔ مسیح کی آمد سے پہلے بیت عنیاہ میں کیا واقعات ہوئے اور جب وہ آیا تو وہاں اور کون موجود تھا؟ یوحنا 11:19-17

....

لعزر کے پاس دیر میں پہنچنے کا مقصد مسیح کا اُن لوگوں پر رحم کرنے کا تھا جنہوں نے ابھی اُسے قبول نہ کیا تھا۔ وہ ٹھہرا ارہا تا کہ مُردہ لعزر کو زندہ کرنے سے وہ ضدی اور ایمان نہ لانے والوں کو ایک اور ثبوت دے سکے کہ قیامت اور زندگی وہ ہی ہے۔ وہ غریبوں اور اسرائیل کے گھرانے کی آوارہ بھیڑوں کو ترک کر دینے کی اُمید سے ناراض تھا۔ اُنکی پشیمانی سے اُس کا دل ٹوٹ رہا تھا۔ اپنے رحم میں اُس نے ارادہ کیا کہ وہ اُنہیں ایک اور شہادت دے کہ صرف وہ حیات ابدی کا سرچشمہ ہے۔ یہ وہ شہادت تھی جس کی کاہن غلط تعبیر نہیں کر سکتے تھے۔ بیت عنیاہ میں دیر سے پہنچنے کا یہی مقصد تھا۔ لعزر کو زندہ کرنے کا معجزہ خدا کے کام اور اُسکی الوہیت کے دعویٰ پر مہر تھی۔

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- لعزر کے خاندان کے ممبران میں کون کون شامل تھا؟
2- مسیح نے اپنے دوستوں کی درخواست کا فوری جواب کیوں نہ دیا؟
3- مسیح کے رویہ پر شاگردوں کا کیا ردعمل تھا؟
4- ایمانداروں کی مسیح میں موت کو کیسا سمجھنا چاہیے؟
5- مسیح نے لعزر کو کس مقصد کیلئے مرنے دیا؟

سبق نمبر 13 سبت، جون 28, 2025

قیامت اور زندگی

حفظ کرنے کی آیت: ''یسوع نے اُس سے کہا قیامت اور زندگی تو میں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا''۔ یوحنا 25:11

ایماندار کیلئے موت ایک معمولی بات ہے۔ ایک مسیحی کیلئے موت نیند ہے۔ ایک لمحہ کیلئے خاموشی اور تاریکی۔ زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپی ہے۔

اتوار جون 22

1- مسیح بیت عنیاہ میں

الف۔ جب مسیح کے متعلق سُنا کہ وہ بیت عنیاہ میں آ رہا تھا تو مارتھا نے کیا کِیا اور اُس نے کس یقین کا اظہار کیا؟ یوحنا 11:22-20

....

نوحہ کرنیوالے دوستوں میں خاندان کے رشتہ دار تھے، اُن میں سے بعض یروشلیم میں اعلیٰ ذمہ داری سنبھالے ہوئے تھے۔ ان میں کچھ مسیح کے تلخ دشمن بھی تھے۔ مسیح اُنکے ارادے جانتا تھا اسلئے اُس نے فوراً اپنا آپ ظاہر نہ کیا۔ مارتھا کو بڑی رازداری سے پیغام بھجوا دیا گیا تھا اور کمرے میں موجود کسی نے نہ سُنا۔

مارتھا نے مسیح سے ملنے کی جلدی کی۔ جذبات سے اُسکا دل بے چین ہو گیا۔ اُسکے چہرے سے وہی ہمدردی اور پیار تھا جو پہلے سے موجود رہا تھا۔ اُس پر اُسکا مکمل اعتماد تھا لیکن اُسے اپنے بھائی کی فکر تھی جسے مسیح بھی پیار کرتا تھا۔ اُسکے دل میں رنج تھا کہ مسیح پہلے کیوں نہ آیا، پھر بھی اُسے اُمید تھی کہ اب وہ اُنکی تسلی کیلئے کچھ کریگا۔ اُس نے کہا 'خداوند! اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔ بار بار وہ یہی الفاظ کہتی رہیں۔

انسانی اور الٰہی ترس سے مسیح نے اُس کے افسردہ اور نڈھال چہرے کو دیکھا۔ مارتھا نے ماضی کے بارے کچھ نہ کہنا چاہا۔ اُس کے پُر اثر الفاظ سے ہی سب کچھ ظاہر تھا 'خداوند! اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا'۔ اُس نے مزید کہا 'اور اب بھی میں جانتی ہوں کہ جو کچھ تو خدا سے مانگے گا وہ تجھے دے گا'۔

2- اُمید کا حتمی وعدہ

الف۔ مسیح نے مارتھا کو کیا یقین دلایا؟ یوحنا 23:11 اس سے اُس نے کیا سمجھا؟ یوحنا 24:11

....

مسیح نے اُس کے ایمان کی یہ کہہ کر ہمت افزائی کی' تیرا بھائی جی اُٹھے گا'۔ اُس کے جواب سے فوری تبدیلی کی اُمید نہ تھی۔ وہ مارتھا کے خیالات کو اپنے بھائی کے خیال کی طرف سے راستبازوں کے جی اُٹھنے کی طرف لے گیا۔ اُس نے ایسا کیا تاکہ وہ اپنے بھائی کے جی اُٹھنے کے وعدے کو یاد کرے کہ راستباز نجات دہندہ کی طاقت سے جی اُٹھیں گے۔

مارتھا نے جواب دیا ''میں جانتی ہوں کہ وہ قیامت میں آخری دن جی اُٹھے گا''۔

ب۔ مارتھا کی قائیلیت کو مسیح نے کن الفاظ میں قبول کیا؟ یوحنا 25:11; ایوحنا 12:5

....

پھر اُسکے ایمان کو صحیح سمت میں لانے کیلیئے مسیح نے کہا'' قیامت اور زندگی تو میں ہوں'' مسیح میں زندگی ہے جو اُسے حاصل ہے ''جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے''۔ (ایوحنا 12:5) مسیح کی الوہیت ایمانداروں کیلیئے ابدی زندگی کی اُمید ہے۔

ج۔ قبر سے آگے اُمید کی بنیاد کس وعدے پر ہے اور مارتھا کی قائیلیت کا مسیح کے معجزہ سے کیا تعلق بنتا ہے؟ یوحنا 26:5; 26,27:11

....

مسیح کا دھیان اپنی دوسری آمد کی طرف تھا۔ تب راستباز مُردے لازوال حالت میں زندہ کیئے جائیں گے اور زندہ راستباز موت چکھے بغیر آسمان پر اُٹھائے جائیں گے۔ جو معجزہ مسیح کرنے والا تھا لعزر کو مُردہ حالت سے زندہ کرنے میں یہ راستباز مُردوں کے زندہ ہونے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اپنے کہنے سے اور اپنے کاموں سے اُس نے اپنے آپکو قیامت کا مالک کہا۔ جو خود صلیب پر مرنے والا تھا اُس کے ساتھ موت کی کنجیاں تھیں، قبر کا فاتح جو اپنے دائیں ہاتھ کا حق جتاتا ہے کہ اُس کے پاس ابدی زندگی کی طاقت ہے۔

3- مسیح روتا ہے

الف۔ رنجیدہ مریم کی کاروائی اور الفاظ بیان کریں۔ یوحنا 11:32-28

....

ب۔ جب مسیح نے مریم اور چند یہودیوں کو روتے دیکھا تو اُس نے کیا کیا اور کیوں؟ یوحنا 11:35-33

....

جب مسیح نے اُسے اور اُسکے ساتھ آئے ہوئے یہودیوں کو روتے دیکھا تو اُسے رنج پہنچا۔ اُس نے جمع ہوئے لوگوں کے دلوں کو پڑھا۔ بعض ظاہرداری کا رنج دکھا رہے تھے۔ بعض ریاکاری کا افسوس ظاہر کر رہے تھے اور جلد موت کا منصوبہ سوچ رہے تھے نہ صرف معجزہ کرنے والے کا بلکہ جسے موت سے زندہ کیا جانا تھا۔ مسیح اُنکے ظاہری افسوس کو ظاہر کر سکتا تھا لیکن اُس نے اپنی راستبازی کی حقارت آمیز غصے کے باعث اسے روکے رکھا۔ وہ کچھ نہ بولا کیونکہ اُسکے عزیز اُسکے پاؤں میں گھٹنے نشین تھے۔ وہ افسردہ تھے لیکن اُس پر پورا اعتماد رکھتے تھے۔

یسوع نے اُن سے پوچھا ''تم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟ اُنہوں نے کہا اَے خداوند چل کر دیکھ لے۔ یہ ایک رنجیدہ منظر تھا۔ لعزر اُسے بہت عزیز تھا۔ اُسکی بہنیں رو رہی تھیں اور چند دوست بھی جو وہاں آئے تھے۔ انسانی مصیبت کے باعث اور اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ دوست بھی مُردے پر رنجیدہ تھے جبکہ دنیا کا نجات دہندہ اُن کے پاس کھڑا تھا، یسوع کے آنسو بہنے لگے۔ گو وہ خدا کا بیٹا تھا لیکن اُس نے انسانی فطرت اپنا رکھی تھی اس لئے انسانی رنج سے متاثر ہوا۔ وہ رونے والوں کے ساتھ روتا ہے اور خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کرتا ہے۔

ج۔ مسیح کی زندگی کا یہ لمحہ ہمارے لئے کیسی مثال ہے؟ رومیوں 12:15

....

مسیح کی زبردست مثال ہے، لاجواب ہمدردی جب وہ دوسروں کے دلی جذبات کے ساتھ شامل ہوتا ہے، رونے والوں کے ساتھ روتا ہے اور خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کرتا ہے۔ اس سے اس کے کردار کا اپنے سنجیدہ پیروکاروں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اُسکے ہمدردانہ الفاظ اور اعمال سے وہ بھی رنجیدہ لوگوں کیلئے یہی راستہ اپنائیں گے۔

4- خدا اور انسانیت کے درمیان اشتراک

الف۔ اپنے گرد جمع لوگوں کو مسیح نے کیا حکم دیا؟ یوحنا 39:11 (پہلا حصہ) مارتھا کا ردِعمل کیسا تھا اور مسیح نے اُسے کیا کہا؟ یوحنا 39:11 (آخری حصہ)

....

جب خدا کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو شیطان اُسے روکنے کیلئے اکساتا ہے کہ مسیح نے کہا جہاں تک ممکن ہو میرے کام کیلئے راہ ہموار کرو۔ مارتھا نہیں چاہتی تھی کہ بوسیدہ جسم کو دیکھا جائے۔ انسانی دل مسیح کے کاموں کو سست رفتار سے سمجھتا ہے اور مارتھا کا ایمان اُس کے وعدہ پر ابھی پختہ نہیں ہوا تھا۔

مسیح نے مارتھا کو ڈانٹا لیکن بڑی نرم آواز میں۔ 'میں نے تجھ سے کہا نہ تھا کہ اگر تو ایمان لائے گی تو خدا کا جلال دیکھے گی؟ تو میری طاقت پر شک کیوں کرتی ہے؟ میں نے تم سے کہا ہے اگر تو ایمان لائے گی تو خدا کا جلال دیکھے گی۔ قدرتی ناممکنات قادرِ مطلق کے کام کو روک نہیں سکتیں۔ بے اعتقادی حلیمی نہیں۔ مسیح کے الفاظ پر کامل اعتمادی سچی حلیمی ہے۔

پتھر کو ہٹاؤ اگر مسیح پتھر کو حکم دیتا کہ وہ ہٹ جائے تو وہ اُس کا حکم مانتا۔ وہ فرشتوں کو حکم دیتا جو اُس کے قریب تھے کہ ایسا کریں۔ اُس کے حکم سے غائبانہ ہاتھ پتھر کو ہٹا دیتے۔ لیکن اسے انسانی ہاتھوں نے ہی ہٹانا تھا۔ مسیح دکھانا چاہتا تھا کہ انسانیت کو الوہیت کے ساتھ تعاون کرنا ہے۔ جو کام انسانی طاقت کرسکتی ہے اُس میں روحانی طاقت کو بلانے کی ضرورت نہیں۔ خدا انسانی مدد کو بانٹتا نہیں، وہ اُسے طاقت دیتا ہے، اُسکے ساتھ تعاون کرتا ہے اور اُسکی لیاقتوں کے استعمال میں تعاون کرتا ہے۔

ب۔ ہماری بے اعتقادی کو آج مسیح کن نرم الفاظ میں ڈانٹتا ہے؟ یوحنا 40:11

....

بعض زندہ اعتقاد نہیں رکھتے اسلئے خدا کی طاقت کو زیادہ دیکھ نہیں پاتے۔ اُنکی بے اعتقادی اُن کی کمزوری ہے۔ وہ تدبیر تو کرتے ہیں لیکن دُعا نہیں کرتے اور خدا پر بہت کم اعتقاد کرتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ اُن میں اعتقاد ہے لیکن وہ لمحہ بھر کیلئے تحریک ہوتی ہے۔ جب اپنی ضرورت حاصل کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو خدا کے سامنے اپنی درخواستوں کو رکھنے میں ثابت قدم نہیں رہتے۔

جمعرات   جون 26

5- مسیح لعزر کو زندہ کرتا ہے

الف۔ مسیح نے قبر کے پاس کونسی دُعا کی؟ یوحنا 41,42:11

....

حکم مان لیا جاتا ہے۔ پتھر ہٹا دیا جاتا ہے۔ ہر کام کھلے بندوں کیا جاتا ہے۔ ہر ایک کو دیکھنے کا موقع دیا جاتا ہے تا کہ کوئی دھوکہ نہ ہونے پائے۔ لعزر کا مُردہ جسم پڑا ہے۔ ماتم کی آوازیں خاموش ہو جاتی ہیں۔ انتظار میں اور حیرانی سے سب قبر کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ مسیح، خدا کو باپ کہہ کر پکارتا ہے اور اعتماد سے کہتا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔

ب۔ مسیح کن الفاظ سے لعزر کو زندہ کرتا ہے؟ یوحنا 43:11 فوراً کیا ہوتا ہے؟ یوحنا 44:11

....

مسیح کی واضح آواز مُردہ کے کان کو چھید دیتی ہے۔ انسانیت میں الوہیت چمک اُٹھتی ہے۔ لوگ اُس کی طاقت پر اعتماد کرتے ہیں۔ ہر نگاہ قبر کے منہ پر ہے۔ ہر کان آواز سُننے کیلئے تیار۔ سب مسیح کی الوہیت اور خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ دیکھنے کیلئے تیار۔

قبر میں جُنبش ہوتی ہے۔ مُردہ قبر کے منہ پر آ کھڑا ہوتا ہے۔ انسانیت، انسانیت کیلئے کام کرتی ہے۔ لعزر آزاد ہو جاتا ہے۔ سب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ نہ بیمار کی طرح نہ ایسے کہ اُسکی ٹانگیں ڈگمگا رہی ہیں بلکہ طاقتور آدمی کی طرح۔ وہ اپنے نجات دہندہ کو دیکھتا ہے۔ وہ اُسکے قدموں میں سجدہ کیلئے جھک جاتا ہے۔

جمعہ   جون 27

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- لعزر کی بہنوں کا مسیح پر اعتماد بیان کریں۔
2- مسیح نے مریم، مارتھا اور سب سے کس وعدہ پر ایمان رکھنے کا کہا؟
3- مسیح کیوں رویا؟
4- اس معجزہ میں انسانیت نے کس طرح الوہیت سے شراکت کی؟
5- مسیح کے پکارنے پر لعزر کا عمل بیان کریں۔

اظہار تعزیت: مورخہ 15 فروری 2025 بروز ہفتہ صدر (SDARM) جناب زاہد ولیم صاحب کی اہلیہ خداوند میں سوگئیں۔ خدا اُنکو، اُنکے بیٹوں اور تمام رشتہ داروں کو صبر اور تسلی عطا کرے۔

پہلے سبت کا چندہ

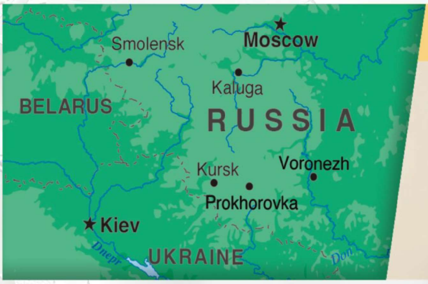

سبت، اپریل 15

پروخوروکا (روس) میں گرجہ گھر کی تعمیر نو

دُنیا کے سب سے بڑے ملک میں تعمیر کے کام کا حصہ بنئے۔

صفحہ 4 دیکھئے

سبت، مئی 3

دُنیا بھر میں مدد

دُنیا میں بہت سی نئی جگہیں ہیں جہاں ابھی جانا ہے، اس لئے اس الٰہی کام کو ختم کرنے میں مدد دیں۔

صفحہ 25 دیکھئے

سبت، جون 7

تامل ناڈو (بھارت) میں دو گرجہ گھروں کی تعمیر

جنوبی بھارت میں خوشخبری دینے کی اشد ضرورت ہے، فرق دکھانے کیلئے مدد کرنے کا ہمارے پاس اب موقع ہے۔

صفحہ 46 دیکھئے